ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۹/ستمبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۳۸

۱۶/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۹/تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

متقی کو ہمیشہ شیطان کے مقابل جنگ ہے

"یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے یعنی "هدی للمتقین" تو اتقا جو افتعال کے باب سے ہے اور یہ باب تکلف کے لئے آتا ہے۔ یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقویٰ چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں، جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں۔ گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔ جب یہ گزر جاتا ہے تو سالک عبد صالح ہو جاتا ہے گویا تکلیف کا رنگ دور ہوا اور صالح نے طبعاً و فطرتاً نیکی شروع کی۔ وہ ایک قسم کے دارالامان میں ہے جس کو کوئی خطرہ نہیں۔ اب کل جنگ اپنے نفسانی جذبات کے خلاف ختم ہو چکے ہیں اور وہ امن میں آگیا اور ہر ایک قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا۔ اسی امر کی طرف ہمارے ہادی کامل نے اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، لیکن میرا شیطان مسلم ہو گیا ہے۔ سو متقی کو ہمیشہ شیطان کے مقابل جنگ ہے، لیکن جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو کل جنگیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ریا ہی ہے جس سے اسے آٹھوں پہر جنگ ہے۔ متقی ایک ایسے میدان میں ہے جہاں ہر وقت لڑائی ہے۔ اللہ کے فضل کا ہاتھ اس کے ساتھ ہو، تو اسے فتح ہو۔ جیسے ریا جس کی چال ایک چیونٹی کی طرح ہے۔ بعض وقت انسان بے سمجھے لیکن موقعہ پر ریا کو دل میں پیدا ہونے کا موقعہ دے دیتا ہے۔ مثلاً ایک کا چاقو گم ہو جاوے اور وہ دوسرے سے دریافت کرے تو اس موقعہ پر ایک متقی کا جنگ شیطان سے شروع ہو جاتا ہے جو اسے سکھاتا ہے کہ اس طرح دریافت کرنا ایک قسم کی بے عزتی ہے، جس سے اس کے افروختہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آپس میں لڑائی بھی ہو جاوے۔ اس موقعہ پر ایک متقی کو اپنے نفس کی بدخواہش سے جنگ ہے۔ اگر اس شخص میں محض للہ دیانت موجود ہو تو غصہ کرنے کی اس کو ضرورت ہی کیا ہے، کیونکہ دیانت جس قدر مخفی رکھی جائے اسی قدر بہتر ہے۔ مثلاً ایک جوہری کو راستہ میں چند چور مل جاویں اور چور آپس میں اس کے متعلق مشورہ کریں۔ بعض اسے دولت مند بتلادیں اور بعض کہیں وہ کنگال ہے۔ اب مقابلۃً یہ جوہری انہی کو پسند کرے گا جو اسے کنگال ظاہر کریں گے۔ اسی طرح یہ دنیا کیا ہے۔ ایک قسم کی دارالابتلاء ہے۔ وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریاء سے بچے۔ وہ لوگ جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ یہی لوگ متقی ہیں۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دے دیا۔ انہوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہو گئی تو شاید ثواب آخرت سے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۳۰/اگست ۱۹۹۷ء:

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن میں عدم موجودگی کی وجہ سے مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے بچوں کی کلاس لی۔ اس کلاس میں بچوں کو یاد کروائی ہوئی دعائیں، سوتے وقت کی دعا اور صبح اٹھتے وقت کی دعا بہت سے بچوں سے سنیں جو پیارے طریقے سے بچوں نے درست ترجمہ کے ساتھ سنائیں اس کے بعد بیت بازی کروائی گئی۔ بعض بچوں نے ترنم کے ساتھ اشعار پڑھے اور سامعین کو محظوظ کیا۔

اتوار، ۳۱/اگست ۱۹۹۷ء:

۱۷/اپریل ۱۹۹۴ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انگریزی بولنے والے زائرین کی ملاقات کا پروگرام ریکارڈ کیا گیا تھا جو آج نشر مکرر کے طور پر دوبارہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ ملاقاتیوں میں ۱۵ سال سے ۱۱ سال تک کے انگریز بچے تھے اور انہوں نے ہی سوالات کئے جو درج ذیل ہیں:

☆ مغربی ممالک میں آج کل بزرگوں کی عزت کیوں نہیں کی جاتی؟ حضور نے فرمایا یہ برائی صرف مغرب تک ہی محدود نہیں ہے۔ مشرقی ممالک مثلاً چین وغیرہ جو تہذیب کا گہوارہ تھے وہاں بھی یہ مرض عام ہو چکا ہے۔ اور یہ عصر حاضر کا قصور ہے۔ حضور انور نے مشورہ دیا کہ بزرگوں کو بھی چھوٹوں کا ادب کرنا چاہئے۔ جہاں بڑے چھوٹوں کا ادب کرتے ہیں وہاں یہ شکایت نہیں لیکن اس ادب اور شفقت میں ضبط کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ اسی سلسلے میں حضور انور نے خاتمیت کے پر لطف معنے بتائے۔

☆ ایک بچے نے کہا کہ حضور والدین کو تو نصیحت فرما رہے ہیں بچوں کو حضور کی کیا نصیحت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے وقف نو کے بچوں کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کو پیدائش سے پہلے ہی خدمت دین کے لئے وقف کر دیا ہوا ہے اس لئے ہمارے وقف نو کے بچوں کی بلندی عاجزی میں ہے۔ اور وہ توقعات جو خدا کو آپ سے ہیں انہیں ہمیشہ سامنے رکھیں۔

☆ ایک بچے نے کہا کہ میری والدہ کو سچی خوابیں آتی ہیں، میں نے بھی دیکھی ہیں حضور روشنی ڈالیں کہ وجہ کیا ہے؟ فرمایا خوابوں کا تعلق ضروری نہیں کہ مذہب کے ساتھ ہو۔ ان کا تعلق نفسیات سے ہے۔ حضور انور نے پھر اتنی تفصیل بیان فرمائی جس میں Rapid Eye Movement اور پھر حضرت یوسف اور عزیز مصر وغیرہ کی خوابوں کو بیان فرمایا۔ بچوں کی دلچسپی ان کے چہروں سے ظاہر و باہر تھی۔

☆ ایک بچے نے پوچھا کہ کیا Arranged Marriage میں جبر ہوتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے کافی وضاحت فرمائی اور اس سلسلے میں تجربات بھی بیان فرمائے۔ لب لباب یہ تھا کہ والدین انتخاب میں مدد کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ ہمدردی اور محبت پر موقوف ہوتا ہے۔

سوموار، یکم ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۵۳ دوبارہ نشر کی گئی۔ آج کے سبق میں فائٹولاکا بیری اور فائٹولاکا اور

باقی مختصرات صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

دعا کا توحید خالص سے بہت گہرا تعلق ہے

اگر دعا نہ ہو تو آپ کو توحید کا کچھ بھی علم نہیں ہو سکتا

گناہ سے نجات کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۸/اگست ۱۹۹۷ء)

(نن سپیٹ، ہالینڈ) ۲۸/اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ بیت النور، نن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ نے جرمنی کے بھرپور اور نہایت مصروف دورہ کے مختصر ذکر کے بعد ہالینڈ میں اردو کلاس کے طلباء کے کامیاب پروگراموں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کا سب پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ یہاں کی وادیاں لا الہ الا اللہ سے گونجتی رہیں جو معنی خیز اور دل کی گہرائیوں سے نکلنے والا ایک اعلان تھا۔ اس اعلان کو اب عمل کی صورت میں ڈھالنے کے لئے ہالینڈ کی جماعت پر ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان نغموں کو ہالینڈ کے لوگوں کے خون کی گردش میں بسانے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر اخلاق میں توحید نہ ہو، اگر دل بٹے

باقی خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

گیمبیا میں حکومتی سطح پر جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کا پس منظر اور معاندین کی سازش کی نقاب کشائی

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵/ستمبر ۱۹۹۷ء)

(لندن۔ ۵/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے آج کے خطبہ میں خصوصیت سے گیمبیا (مغربی افریقہ) کے حالات بیان فرمائے جہاں حکومتی سطح پر ایک گہری سازش کے ذریعہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ حضور نے اس کی بعض تفصیلات سے پردہ اٹھاتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اس سال ۶/جون کو گیمبیا کے سٹیٹ ہاؤس کے ایک امام نے جماعت کے خلاف جھوٹ اور افترا پر مبنی تقریر کی جبکہ حکومت کے صدر بھی وہاں موجود تھے اور یہ تقریر سرکاری ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن پر نشر ہوئی۔ جب صدر سے پوچھا گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا اس میں میرا کوئی دخل نہیں یہ امام کا ذاتی فعل ہے۔ حضور نے بتایا کہ ریڈیو بی بی سی نے اپنے پروگرام "فوکس آن افریقہ" میں ایک ذمہ دار گیمبین کے حوالہ سے امام مسجد کے ان خطبات کا نوٹس

باقی خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

عمل تسخیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مولوی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے، جو آپ سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے، فرمایا کہ 'ایک روز مجھ کو بہت ہی موافق دیکھ کر محبت کے عالم میں فرمایا کہ مجھ کو تسخیر کا عمل بتادو۔ میں نے کہا کہ میں تو دعا ہی کرتا ہوں، آپ بھی دعا ہی کیا کریں'۔

اگرچہ دعا کا مضمون دیگر مذاہب میں بھی ملتا ہے لیکن قرآن مجید نے جس تفصیل کے ساتھ اور جس گہرائی اور جس قوت اور شوکت کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے اس کی مثال دیگر مذاہب میں نہیں ملتی پھر اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو خوب کھول کر دنیا کے سامنے رکھا ہے اور اس کی حکمت اور فلسفہ کی باریکیوں کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ذیل میں حضور علیہ السلام کا صرف ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس سے دعا کی ماہیت اور اس کی تاثیرات پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددعا ہو تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے"۔ (برکات الدعا)

پس حقیقت یہ ہے کہ دعا سے بڑھ کر کوئی عمل تسخیر نہیں اور یہ کاملین کی دعائیں ہی ہیں جن سے لوگوں کے قلوب توحید کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اور خوارق عادت نشانات دنیا میں رونما ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی ماہیت کو سمجھتے ہوئے حقیقی معنوں میں مقبول دعاؤں کی توفیق بخشے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۸ر اگست از صفحہ اول

ہوئے ہوں اور قول و فعل میں توحید کا رنگ نہ ہو تو پھر توحید کی دعوت دینا ایک قسم کا بے کار مشغلہ بن جائے گا۔ اب اس مضمون کو اپنی ذات میں جاری کرنے کا وقت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات و ملفوظات کو پیش کیا جن میں توبہ کی حقیقت یا خدا کی طرف لوٹنے کا مضمون ایسے رنگ میں بیان ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ان کا محتاج ہے۔ مثلاً حضورؑ نے بتایا کہ گناہ کے مٹانے کے لئے اور گناہ سے نجات کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ یہ خوف الٰہی انبیاء دلاتے ہیں۔ گناہ پر دلیری کی وجہ خدا کا خوف دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خطرناک جانور یا ہولناک چیزیں جو بھی اثر دکھاتی ہیں وہ خدا کے حکم سے اس کے قانون کے تابع اثر دکھاتی ہیں۔ اس لئے دراصل ان چیزوں کا خوف نہیں بلکہ اس قانون کے بنانے والے کا خوف ہے۔ قانون جو روحانی ہے وہ بھی اسی طرح پر قائم ہے۔ گناہ جب سرزد ہو تو وہ اس وقت اپنا اثر دکھاتا ہے اور جو بخشش کا مضمون ہے وہ بعد کا مضمون ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مغفرت وسیع ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قانون قدرت اپنا اثر چھوڑ دے گا۔ تمام خدا کی تقدیر خواہ وہ ظاہری ہو یا روحانی ہو اس نے لازماً کام کرنا ہے۔ لیکن ان قوانین کے بداثرات کو دور کرنے کے لئے وہ غفور رحیم اس کا علاج بھی مہیا فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ قانون قدرت سے کوئی علاج میسر نہ آئے تو ایک اور طریق دعا کا کام کرتا ہے۔ قانون قدرت کے مطابق روحانی زندگی کو دیکھیں۔ قانون قدرت میں جو ڈسنا ہے وہ معلوم ہو جاتا ہے مگر گناہوں کا جو ڈسنا ہے وہ فوراً عام طور پر محسوس نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کا توحید خالص سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اگر دعا نہ ہو تو آپ کو توحید کا کچھ بھی علم نہیں ہو سکتا۔ پس جب آپ مضطر کی سی دعا کریں گے تو گناہوں سے نجات اور ان کے بداثرات کے علاج کا ایک اور ذریعہ آپ کے ہاتھ آجاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے مضطر ہونا ضروری ہے۔ پس گناہ سے بچنے کے لئے دعا بھی کرو اور تدبیر کرو۔ اور تمام ایسی محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو چھوڑ دو۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں گناہوں سے بچنے کے لئے بیشمار تدابیر بیان فرمادی گئی ہیں ان پر غور کریں، انہیں سمجھیں اور ان کے عرفان سے خدا کا خوف معلوم کریں۔ اگر ان پر عمل کریں تو کوئی غیر اسلامی معاشرہ آپ پر غالب نہیں آسکتا۔ حضور نے فرمایا کہ آج ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو زمانے کی روش بدل دیں اور موت سے زندگی نکال کر دکھائیں۔ ☆☆☆

مسیح وقت کا گھر گھر سلام دینا ہے

ہر اک بشر کو پھر اللہ کا پیام دینا ہے
مسیح وقت کا گھر گھر سلام دینا ہے

اٹھو اٹھو کہ اگر اس کے احمدی ہو تم
تمہیں نے کفر کے طوفان تھام دینا ہے

تمہیں سے آج ہے وابستہ غلبۂ اسلام
تمہیں نے آج صحابہ کا کام دینا ہے

تمہیں کو جانا ہے دنیا کے کونے کونے میں
تمہیں نے سب کو محبت کا جام دینا ہے

طلب اگر ہوں محمدؐ کے نام پر جانیں
تو سب سے پہلے تمہیں اپنا نام دینا ہے

خدا کی راہ میں انکار ہے بھلا کس کو
جو کچھ بھی مانگے ہمارا امام دینا ہے

متاع و جان ہو دل ہو دماغ ہو تنویر
ہمارے پاس ہے جو کچھ تمام دینا ہے

(روشن دین تنویر)

بقیہ : ارشادات عالیہ از صفحہ اول

محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتی، چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا۔ جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے اصل میں روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سرعام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا، اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن طعن ہوا کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۱۴، ۱۵)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ ۵ر ستمبر از صفحہ اول

لیا اور پہلی دفعہ حکومت کی سازش سے پردہ اٹھایا۔ حضور نے فرمایا کہ گیمبیا کے لوگ شریف النفس اور بہادر ہیں اور انہوں نے ان کارروائیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

حضور نے بتایا کہ یہ سازش بہت گہری ہے جس نے سعودی عرب میں پرورش پائی ہے اور پاکستان اس میں شریک رہا ہے اور کویت اور مصر اس کے اڈے ہیں۔ حضور نے اس سلسلہ میں بعض نہایت اہم حقائق کی نقاب کشائی کرتے ہوئے احباب کو بتایا کہ اس طرح جماعت کے خلاف سازشیں پلتی ہیں۔ حضور نے بتایا کہ اس سال کے آغاز میں صدر گیمبیا، سعودی عرب گئے اسی طرح ۲۳ر مارچ کو پاکستان اور پھر کویت اور مصر بھی اور اس کے بعد سے وہاں جماعت کے خلاف یہ کارروائیاں شروع ہوئی ہیں جبکہ اس سے پہلے یہی صدر مملکت احمدیوں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح صدر گیمبیا کے سعودی عرب کے دورہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا اور اس کی غیر معمولی خاطر مدارات کی گئی۔

حضور نے یہ بھی بتایا کہ اس صدر کا ذاتی کردار کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کے امام مسجد کو کہا گیا کہ وہ مباہلہ کا چیلنج قبول کرے۔ پہلے تو وہ کئی رنگ میں ٹالتا رہا لیکن بالآخر اس نے ۲۲ر اگست کو مباہلہ کا چیلنج قبول کر لیا ہے اور اب یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب یہ جنگ جاری ہے۔ گیمبیا کے ٹیلی ویژن پر جماعت کے خلاف جو سراسر جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے ہم اس کی ہر بات کا جواب دیں گے اور لقاء مع العرب اور دوسرے ایم ٹی اے کے پروگراموں میں انہیں پیش کیا جائے گا اور ساری دنیا اسے سنے گی۔

حکومت کے اس شرارتی ٹولے نے ایسی باتیں کیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ غیر گیمبین احمدیوں پر الزام لگا کر انہیں ملک سے باہر نکالیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ پیشتر اس کے کہ وہ کوئی شرارت کرنے میں کامیاب ہوتے میں نے اپنے غیر گیمبین احمدی کارکنوں کو کہا کہ وہ وہاں سے باہر آجائیں کیونکہ اب اس بدبخت حکومت اور گیمبین شرفاء کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اکٹھے نکلیں اور جرأت سے نکلیں اور انٹرویو دے کر جائیں۔ حضور نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ تمام غیر گیمبین احمدی کارکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اعجازی طور پر بخیر و عافیت آئیوری کوسٹ پہنچ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن افراد کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے ان میں سے بعض کا حضور نے ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ ایک رؤیا کے ذریعہ آپ کو یہ تسلی ہو گئی تھی کہ سب کام بخیریت انجام پائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ یہ رؤیا بعض تفاصیل کے ساتھ اگلے جمعہ میں بیان فرمائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اب مباہلہ ہو چکا ہے۔ اب دعائیں ہیں اور مباہلے کے نتائج کا انتظار ہے۔ انشاء اللہ۔

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز

برموقع جلسه سالانه یو کے، ۱۹۸۶ء

قسط نمبر ۹

ارتداد اور تاریخ انبیاء

اب میں آپ کے سامنے ایک آخری بات جو دلچسپ بھی ہے اور اس مضمون پر حرف آخر کی حیثیت بھی رکھتی ہے اور ایک پہلو سے انتہائی دردناک بھی ہے، پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے ایک بڑی ہی وسیع اور بہت مستند اور نہایت مبسوط تاریخ انبیاء پیش کی ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے تک انبیاء علیہم السلام کے کیا عقائد رہے؟ کیا اطوار تھے؟ اور اس کے مقابل پر دشمنان مذہب، دشمنان نبوت کے کیا عقائد تھے؟ کیا اطوار تھے؟ ان کے دعوے کیا تھے؟ ان کے استدلال کیا تھے؟ نہایت مبسوط اور مسلسل تاریخ میں قرآن کریم نے ان سب باتوں کو محفوظ فرمایا ہے۔ حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت رسول اکرم ﷺ تک کے انبیاء کا ذکر اور ان کے مخالفین کا ذکر اور ان کے درمیان چلنے والی بحث کا ذکر قرآن کریم نے محفوظ کیا ہے۔

دشمنان انبیاء کا عقیدہ

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بلا استثناء تمام منکرین انبیاء کا یہ عقیدہ تھا کہ جو کسی ملت سے ارتداد کرے اسے لازماً سزا ملنی چاہئے اور تمام انبیاء کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ ظلم ہے، یہ سزا نہیں ملنی چاہئے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا انبیاء کے ساتھ تھا اور ان لوگوں پر لعنت ڈالتا تھا جو یہ عقیدہ رکھتے تھے اور اس پر عمل کی کوشش کرتے تھے کہ اگر کوئی اپنی ملت سے پھر جائے تو اس کی سزا قتل ہونی چاہئے، یا اسے قید کر دینا چاہئے۔ بحث ہی یہ چل رہی تھی۔ اول سے آخر تک قرآن کریم کا مطالعہ کرتے چلے جائیں آپ کو مسلسل یہی بحث نظر آئے گی۔

حضرت نوحؑ پر ارتداد کا الزام

چنانچہ حضرت نوحؑ کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ ان کی قوم نے بھی آپ کو کہا کہ تم اپنے دین سے خود بھی پھر گئے ہو اور دوسروں کا دین بھی تبدیل کروا رہے ہو اور :

﴿قالوا لئن لم تنته ینوح لتکونن من المرجومین"﴾

(سورہ الشعراء : ۱۱۷)

انہوں نے بیک آواز ہو کر کہا کہ اے نوحؑ! اگر تو اس بات سے باز نہ آیا، اگر تو نے ارتداد سے توبہ نہ کی اور لوگوں کو مرتد بنانے سے باز نہ آیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تیرا انجام یہ ہوگا کہ تو ہمارے ہاتھوں سنگسار کیا جائے گا۔

اس لئے اگر آج کوئٹہ کے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ احمدی مرتد ہیں، ان کی مرضی کے خلاف زبردستی انہیں اسلام سے باہر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس ارتداد کی سزا رجم ہے، ان کو زمین میں گاڑھ کر سنگسار کر دینا چاہئے، تو یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں، اس سے قبل حضرت نوحؑ کے مخالفین بھی بعینہ یہی دعویٰ کر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ پر فتوئ ارتداد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم میں آتا ہے :

﴿ءَ راغب انتَ عن الهتی یٰابراهیم . لئن لم تنته لأرجمنك واهجرنی ملیا﴾

(سورہ مریم : ۴۷)

ابراہیم کے باپ نے (جو بعض کے نزدیک ان کا چچا تھا مگر قرآن اسے باپ قرار دیتا ہے) اسے کہا کہ کیا تو میرے معبودوں سے پھر چکا ہے؟ اے ابراہیم! اگر تو باز نہ آیا تو میں تمہیں سنگسار کروں گا۔ اور بہتر ہے کہ سر دست کچھ دیر کے لئے تم میری نظروں سے اوجھل ہو جاؤ تاکہ میرا غضب کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔

پھر اسی آواز کو حضرت ابراہیمؑ کے باپ کی قوم نے بھی اختیار کر لیا اور ارتداد کی سزا کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا۔ انہوں نے کہا :

﴿حرقوه وانصروا الهتکم ان کنتم فٰعلین. فقلنا ینٰار کونی برداً و سلٰماً علی ابراهیم. و ارادوا به کیداً فجعلنٰهم الاخسرینَ﴾ (سورہ الانبیاء : ۶۹ تا ۷۱)

جب باپ نے سنگسار کرنے کا کہا تو قوم کو توشہہ مل گئی اگر باپ ارتداد کے جرم میں بیٹے کو یہ سزا دے سکتا ہے کہ اسے سنگسار کرا دے تو قوم نے تو ایک قدم آگے جانا ہی تھا۔ قرآن فرماتا ہے کہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ اسے زندہ آگ میں جلا دو، اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر کچھ کرنا ہی ہے تو یہ کر گزرو ورنہ تمہارا دین خراب ہو جائے گا۔ مگر ارتداد کی سزا، قتل قرار دینے والوں کا حکم نہیں چلنا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ حکم میرا چلتا تھا آگ پر کیونکہ آگ میری تخلیق ہے۔ میں نے اس آگ کو حکم دیا : ینٰار کونی برداً و سلٰماً علی ابراهیم، کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی پڑ جا اور اس کے لئے امن کا ذریعہ بن جا۔ سکینت کا ذریعہ بن جا۔

مقام عبرت

اس طرز کلام میں ایک بہت ہی عبرت کا مقام بھی ہے۔ بعض واقعات ایسے دردناک ہوتے ہیں کہ انسان آگ سے زیادہ جلانے والے بن جاتے ہیں۔ جن کی سرشت میں خدا تعالیٰ نے مٹی کی صفات بھی رکھی تھیں اور آگ کی صفات بھی وہ اپنے اندرونی ظلم کے نتیجہ میں ایسے بیباک ہو جاتے اور انسانی قدروں سے اس قدر گر جاتے ہیں کہ وہ جناتی قدروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور آگ سے بڑھ کر ظالم ہو جاتے ہیں۔ خدا نے انہیں حکم نہیں دیا کہ تم رک جاؤ اور تم ٹھنڈے پڑ جاؤ کیونکہ خدا جانتا تھا کہ یہ لوگ آگ سے زیادہ شدید ہیں۔ ہاں آگ کو حکم دیا۔ خدا کو اس سے زیادہ یہ توقع تھی کہ وہ اس کا حکم مانے گی۔ آگ کو فرمایا کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا ذریعہ بن جا۔

پھر فرمایا : و ارادوا به کیداً فجعلنٰهم الاخسرین۔ انہوں نے ایک تدبیر کی تھی مگر خدا نے ان کی تدبیروں کو ناکام کر دیا۔

حضرت لوطؑ پر ارتداد کی تہمت

حضرت لوطؑ کے متعلق بھی ان کی قوم نے یہی طرز اختیار کیا اور آپ کو بھی ارتداد کے جرم میں سزاوار قرار دیا۔

﴿قالوا لئن لم تنته یٰلوط لتکونن من المخرجین. قال انی لعملکم من القالین. رب نجنی و اهلی مما یعملون﴾۔ (سورہ الشعراء : ۱۶۸ تا ۱۷۰)

انہوں نے ایک اور سزا تجویز کی۔ کہا اگر تو ارتداد سے باز نہ آیا تو ہم تجھے وطن سے نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا : تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ میں تو تمہارے عمل سے بیزار بیٹھا ہوں۔ تھک چکا ہوں تمہارے گند کو دیکھ دیکھ کر۔ تم سے مجھے رحم کی کوئی توقع نہیں ہے۔ پھر معاً آپ کا ذہن اپنے خدا کی طرف منتقل ہوا اور یہ عرض کی : اے ہمارے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان سب حرکتوں سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

حضرت صالحؑ مرتد کہلائے

حضرت صالحؑ کے ساتھ بھی ان کی قوم نے یہی سلوک کیا اور یہی بحث جاری تھی کہ ملت سے منہ موڑنے والے اور ارتداد اختیار کرنے والے کو کوئی سزا ملنی بھی چاہئے کہ نہیں؟

﴿قالوا تقاسموا بالله لنبیتنه و اهله، ثم لنقولن لولیه ما شهدنا مهلك اهله و انا لصٰدقون﴾

(سورہ النمل : ۵۰)

انہوں نے کہا کہ سب اللہ کے نام کی قسم کھاؤ کہ ہم سب اس پر اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے اور انہیں قتل و غارت کریں گے۔ اور پھر جو بھی ان کے خون کا مطالبہ کرنے کے لئے آئے گا ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت کے واقعہ کو نہیں دیکھا اور ہم سچے ہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ یعنی بعض جگہ کھلم کھلا مرتد کی سزا یہ قرار دی گئی اور بعض جگہ مخفی حملے کی صورت میں یہ سزا تجویز کی گئی ہے تاکہ جرم میں پکڑے نہ جائیں۔

پس آج اگر پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور علماء کہہ رہے ہیں کہ تم قانون کی زد سے بچنے کے لئے چھپ کر حملے کرو، بوڑھوں کو مارو، عورتوں کو قتل کرو، بچوں کو قتل کرو، تو یہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ اس سے پہلے حضرت صالحؑ کے زمانہ میں بھی یہ واقعات گزر چکے ہیں۔

حضرت شعیبؑ پر تہمت ارتداد

حضرت شعیبؑ کے متعلق قرآن کریم بیان فرماتا ہے :

﴿قال الملا الذین استکبروا من قومه لنخرجنك یٰشعیب والذین آمنوا معك من قریتنا. او لتعودن فی ملتنا. قال اولو کنا کٰرهین .قد افترینا علی الله کذبا ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجٰنا الله منها. و ما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء ربنا﴾

(الاعراف : ۸۹، ۹۰)

کہ شعیب کی قوم اور متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم ضرور تجھے اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے سوائے اس کے کہ تم ہماری ملت میں واپس لوٹ آؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تو ارتداد اختیار کر جائے اور ہم تجھے بغیر سزا کے چھوڑ دیں!

حضرت شعیب نے کیسا ہمیشہ زندہ رہنے والا جواب دیا کہ اس کے باوجود بھی تم ہم پر زبردستی کرو گے کہ تم جانتے ہو کہ ہمارے دل تمہارے دین سے متنفر ہو چکے ہیں؟ وہ جب تمہارے دین کے قائل ہی نہیں رہے تو تمہاری زبردستی ہمارے دلوں میں تمہارا دین داخل کر ہی نہیں سکتی۔

جو ترکیب نہ حضرت شعیب کو معلوم تھی اور نہ آپ کی قوم کو معلوم تھی وہ آج کے علماء کو معلوم ہو گئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ زبردستی تلوار کے زور سے اگر اپنی ملت میں لوٹ آنے کا ہم مطالبہ کریں تو یہ بالکل جائز اور معقول ہے، عین اسلام اور قرآن کے مطابق ہے اور عقل کے مطابق ہے۔

ان کے اس توہم کا جواب حضرت شعیبؑ کی زبان سے سنئے۔ فرماتے ہیں :

﴿قد افترینا علی الله کذباً ان عدنا فی ملتکم﴾

کہ اگر جبر کے ڈر سے موت کے ڈر سے یا گھروں سے نکالے جانے کے خوف سے ہم تمہاری ملت میں لوٹ آئیں گے تو ہم اللہ پر افتراء کرنے والے ہونگے۔

تو کیا اسلام اس بات کا حکم دیتا ہے کہ جو اسلام کے قائل نہیں رہے ان سے اور بھی بڑا جرم کرواؤ؟ انہیں اللہ پر افتراء کرنے والا بنا دو۔ پھر فرماتے ہیں :

ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں اور تمہارے لئے بھی یہ ممکن نہیں۔ دلوں پر صرف ایک صاحب اختیار کا اختیار ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔ جب تک ہمارا رب نہیں چاہیگا کہ ہم واپس اس خیال کی طرف لوٹ آئیں جسے چھوڑ کر ہم واپس نکلے ہیں اس وقت تک ہمارے قبضہ قدرت میں نہیں ہے کہ ہم وہ بات مان جائیں جو تم ہم سے منوانا چاہتے ہو۔ آج کی دنیا کے قبضہ قدرت میں وہ باتیں کیسے آ گئیں جو اس زمانہ کے نبی وقت کے قبضہ قدرت میں نہ تھیں صرف اللہ کے قبضہ قدرت میں تھیں۔ یقیناً آج بھی خدا ہی ہے جو دلوں کا مالک ہے اور اس کے تسلط کے سوا دل ہرگز بدل نہیں سکتے۔

حضرت موسیٰؑ پر فرعونیوں کا الزام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی ان کی قوم اور اس وقت کے فرعون نے یہی سلوک کیا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ نہ صرف یہ سلوک کیا بلکہ اس ظلم میں حد سے زیادہ بڑھ گئے اور نئے نئے طریق ایذاء دہی کے ایجاد کئے۔ ایسی باتیں جو پہلے مخالفین انبیاء کے ذہن کے گوشوں میں بھی نہیں گزری تھیں وہ باتیں بھی فرعون نے سوچیں اور ہر قسم کے مظالم اس بناء پر ان پر روا رکھے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے، اپنے دین سے پھر گئے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم بیان فرماتا ہے:

﴿فلما جا ء هم بالحق من عندنا قال اقتلوا ابناء الذين امنوا معه . واستحيوا نساء هم. و ماكيد الكٰفرين الا فى ضلٰل. و قال فرعون ذرونى اقتل موسى وليدع ربه، انى اخاف ان يبدل دينكم او ان يظهر فى الارض الفساد. و قال موسىٰ انى عذت بربى و ربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب﴾

(سورہ المومن: ۲۶ تا ۲۸)

جب موسیٰؑ، فرعون اور اس کی قوم کی طرف حق کے ساتھ تشریف لائے جو ہماری طرف سے اسے عطا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ انہی کو ہی نہیں ان کے بیٹوں کو بھی قتل کرو۔ "اقتلوا ابناء الذين امنوا معه" میں "معه" جو ہے وہ ایمان سے بھی متعلق ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں کے بیٹے جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور "اقتلوا" سے بھی متعلق ہو سکتا ہے یعنی اس کے ساتھ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی قتل کرو۔ یہ دونوں مفہوم ثابت ہیں کیونکہ اگلی آیت بتا رہی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے قتل کا بھی انہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اسے ہی قتل نہ کرو ان کی اولادوں کو بھی قتل کر دو۔ وہ بھی قتل مرتد کے حکم میں آتی ہیں۔ اور آج بعینہ یہ آواز پاکستان کے علماء کی طرف سے احمدیوں کے خلاف اٹھائی جا رہی ہے۔ پس تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ قرآن فرماتا ہے کہ حق کے مخالفین ہمیشہ ایسی ہی تدبیریں سوچا کرتے ہیں۔

پھر کہا "واستحيوا نساء هم" کہ ان کی عورتوں کو زندہ رکھو یعنی ذلیل کرنے کے لئے، رسوا کرنے کے لئے۔ فرمایا "وما كيد الكافرين الا فى ضلٰل" کہ کفار کی تدبیر سوائے رسوائی اور ناکام ہونے کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ گمراہی میں بھٹکنے والی ایک تدبیر ہے جس کا کوئی نتیجہ بھی نہیں نکلے گا۔ پھر بتایا کہ فرعون نے کہا "ذرونى اقتل موسى وليدع ربه" میں موسیٰ کو کیوں نہ قتل کر دوں۔ وہ پھر بلاتا پھرے اپنے رب کو۔ دیکھتے ہیں کہ کس طرح اس کا رب اسے میرے پنجے سے نکال کر لے جاتا ہے؟ کیوں میں ایسا کرتا ہوں؟ کہا: ان کا اپنا دین جو ہے جو مرضی ہوتا پھرے، مگر صرف یہ بات نہیں اس کے جرم کی۔ یہ تبلیغ کرتے ہیں اور دوسروں کا دین بھی بدلتے پھر رہے ہیں اور یہ ایک ایسا جرم ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ اس طرح زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔

پاکستانی حکومت کی دلیل

چنانچہ حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو مبینہ قرطاس ابیض شائع کیا ہے اس میں یہی دلیل دی ہے۔ حکومت پاکستان کا لکھنے والا باہر کے ملکوں کو لکھتا ہے کہ آپ کو اندازہ نہیں کہ ہم کیوں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اپنا دین جو ہے ہوتا پھرے، لیکن یہ دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں اور ہماری زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں۔ کونسی حکومت ہے جو اس فساد کو برداشت کر سکے؟

انہیں کہنا چاہئے تھا کہ قرآن پڑھ کر دیکھ لو، فرعون نے بھی برداشت نہیں کیا تھا، میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام

"ذرونى اقتل موسىٰ وليدع ربه" کا الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا اور اس فرعونیت کا مظاہرہ اس دور میں اس عاجز کے متعلق بھی انہیں الفاظ میں ہو چکا ہے۔ پاکستان کے علماء نے بار بار اصرار کیا اور قرائن بتا رہے ہیں کہ پاکستان کے آمر نے حامی بھی بھر لی تھی کہ اس کے خلاف ایک سازش کرتے ہیں۔ جس طرح موسیٰؑ کے خلاف قتل کا ایک مقدمہ بنا تھا اسے قتل کرتے ہیں۔ اگر اسے قتل کر دو گے تو (نعوذ باللہ) گویا رگ احمدیت کاٹی جائے گی۔ کیونکہ یہ بہت شرارت کر رہا ہے۔ نہایت فسادی شخص ہے۔ تبلیغ پر جماعت کو آمادہ کر رہا ہے۔ یہ کہہ رہا ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ پھیل جاؤ اور بڑی تیزی کے ساتھ دنیا کو خدا کا پیغام دو۔ "داعین الی اللہ" کی تحریک کر دی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ پہلے خلفاء کچھ شریف تھے۔ یہ بڑا خبیث اور شریر آدمی ہے۔ یہ تو تیز کر رہا ہے جماعت کو۔ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

پس میں ان لوگوں کو قرآن کی زبان میں وہی جواب دیتا ہوں جو اس وقت کے نبی نے دیا تھا (اور میں نبیوں کی خاک پا کے برابر بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتا، مگر سنت نبویہ کی پیروی ضروری سمجھتا ہوں) میں حضرت موسیٰؑ کے قول سے سند لیتے ہوئے قرآن کی آواز میں انہیں مخاطب کر کے یہی کہتا ہوں:

﴿انى عذت بربى و ربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب﴾

خدا کی قسم! میں تم سے اور تمہارے جیسے شریروں سے اپنے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس متکبر سے جو یوم حساب پر یقین نہیں رکھتا ورنہ ایسی ذلیل حرکتیں نہ کرتا۔

اسی طرح قرآن کریم مسلسل کئی آیات میں اس مضمون کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ آیات بہت کثرت سے ہیں مگر اب میں مضمون کے آخری حصے کی طرف آتا ہوں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

اخبار الفضل خود بھی پڑھئے
اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے

مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ

بنت حضرت میر محمد اسحق صاحب رضی اللہ عنہ

(سیدہ نصرت زین۔ سان فرانسسکو، امریکہ)

سال ۱۹۹۶ء کے مارچ میں میں اور میرے شوہر زین العابدین صاحب پاکستان، اسلام آباد گئے۔ ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کہ عزیزم سید حسین احمد (یہ میرا بھتیجا ہے ان دنوں یہ مربی اسلام آباد تھا) نے بتایا کہ اس کی امی بیمار ہیں اور CMH لاہور میں داخل ہیں۔ ہم دونوں اگلے روز لاہور کے لئے روانہ ہوئے اور بھائی سعید کے ہاں پہنچ گئے۔ اور پھر چند گھنٹوں کے بعد CMH بھابھی بشریٰ کو ملے۔ وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہم دونوں کا بڑی اچھی طرح سے استقبال کیا اور ایسے لگتا تھا کہ وہ بیمار ہی نہیں ہیں۔ ہم دونوں کو دیکھ کر خوش ہوئیں۔ اور ملنے کے ساتھ ہی زین العابدین صاحب سے مخاطب ہوئیں۔ بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امریکہ میں دین کی خدمت کا سنہری موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اور حیرانی سے پوچھنے لگیں کہ آپ وہاں مشن ہاؤس میں کیا کیا دین کی خدمت کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں مسجد میں امام کی حیثیت سے جمعہ کا خطبہ، نماز پڑھاتا ہوں اور روزانہ عشاء پڑھاتا ہوں۔ ہفتہ اور اتوار کو فجر کی نماز کے بعد درس قرآن و حدیث دیتا ہوں۔ درس قرآن کے بارے میں پوچھا۔ کہ آپ کیسے دیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت احسان اور فضل ہے کہ تفسیر کبیر جیسا پاک نسخہ ہماری جماعت کے پاس ہے۔ اس کی موجودگی میں درس دینا اللہ کے فضل سے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس پر بھابھی بشریٰ بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں کہ واقعی تفسیر کبیر جماعت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ میں بھی اس کو اپنی تقریروں میں حوالہ جات کے لئے استعمال کرتی ہوں۔

جب بھابھی بشریٰ ہمارے بھائی میجر سید سعید احمد صاحب سے بیاہ کر پشاور آئیں۔ تو بہت جلد ہم لوگوں سے گھل مل گئیں۔ بہت ملنسار، سب کے ساتھ بڑی محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی ہستی تھیں۔ آپ نے بے شر طبیعت پائی۔ ان کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ نیکی اور تقویٰ میں موصوفہ کا مقام بہت بلند تھا۔ ان کا کمال یہ تھا کہ کسی کی غیبت نہیں کرتی تھیں۔ محفل کے مطابق کم گو رہتیں۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے دل نہیں لگایا۔

ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کی بہت عزت کرتی تھیں۔ جہاں کہیں پوسٹنگ ہو جاتی دعا کے لئے ضرور خط لکھتیں۔ وہ بھی بیٹیوں کی طرح پیار کرتیں اور عزت و احترام کیا کرتی تھیں اور دعائیں بھی کرتی تھیں۔

بھابھی بشریٰ بہت غریب پرور تھیں۔ غریبوں کی مدد کرتی رہتی تھیں۔ الماری میں کپڑوں کو کم رکھتی تھیں۔ نئے جوڑے بنانے پر پہلے والے جوڑے جو کہ اچھی حالت میں ہوتے تھے گٹھڑی بنا کر رکھی ہوتی تھی تاکہ دینے میں آسانی ہو۔ غریبوں کی بہت عزت کرتی تھیں۔

میری اور میری چھوٹی بہنوں کی شادیاں ہوئیں تو بھابھی نے ہمارے غرارے، کرتے بنائے۔ غرض جو ذمہ داری ان پر ڈالی جاتی خوب نبھاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فن مولیٰ بنایا تھا۔ خوشی خوشی سے ہر کام کرتی تھیں۔ شادی بیاہ کے انتظام میں بہت مدد کرتی تھیں۔

دینی علم سے بہت محبت تھی کیونکہ دینی علم بہت تھا۔ زندگی کے ہر زاویہ کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھتی تھیں۔ جب میرے بچے چھوٹے تھے اور عمروں میں فرق بھی کم تھا، سارا وقت ان بچوں کی دیکھ بھال میں صرف ہوتا تھا ایک پل کو فرصت نہ ہوتی۔ تو میں نے بھابھی بشریٰ سے کہا کہ بھابھی یہ کیا زندگی ہے۔ جب جوان ہو تو بچوں سے فرصت نہیں اور جب عمر بڑی ہو گی تو بیماریاں جان نہیں چھوڑیں گی۔ تو سکون تو کبھی نہیں رہا؟ میری باتوں کو غور سے سنا اور جذباتی ہو کر دائیں ہاتھ کو ذرا گھما کر کہا کہ یہی تو زندگی ہے اس سے فائدہ لو۔ جتنا اللہ کو یاد کرنا ہے یہی وقت ہے۔ اور زندگی کا تو بھروسہ بھی نہیں ہے۔ ہماری بھابھی نے یہ ہی اپنا ماٹو اپنایا۔ جوانی سے لے کر اس عمر تک بچے چھوٹے بھی رہے۔ صحت خراب ہی سہی، نماز کی پابندی کی۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید کر کے اللہ کی خوشنودی حاصل کی۔ اپنی زندگی کو دین کے کاموں میں مصروف رکھا۔

آپ بہت صفائی پسند تھیں۔ گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ بہت بڑے گھر کو اس طرح صاف رکھتی تھیں۔ ہر کونہ و کمرہ اسی طرح سلیقہ سے سجا ہوتا تھا۔ آپ نے بچوں کی تربیت بہت ہی اعلیٰ طریقے سے کی۔ میرے بھائی و بھابھی کو دنیا کا لالچ نہ تھا۔ بڑے لڑکے سید جلید احمد نے امریکہ سے Ph.D. کی تھی۔ دنیا کی نوکری میں نہیں لگایا۔ بلکہ اللہ کی نوکری کو زیادہ ترجیح دی اور زندگی وقف کرا دی۔ آج کل سید جلید احمد گیمبیا کے احمدیہ سکول مانسا کونکو میں بطور پرنسپل خدمت بجا لا رہے ہیں۔ دوسرا اور چھوٹا بیٹا سید حسین احمد B.Sc کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور آج کل کراچی میں مربی ہیں۔

بھابھی بشریٰ صاحبہ نہایت بے نفس، سادہ، عبادت گزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں یعنی لجنہ کے امور میں غیر معمولی محنت آپ ہی کی ہمت تھی۔ آپ عاجز مزاج، سادہ لوح اور سادہ مزاج، سادہ زندگی بسر کرنے والی بندی تھیں۔ کبھی ان کو پریشانی میں نہیں دیکھا۔ کبھی بھابھی نے گلہ نہیں کیا۔ نہایت ملنسار تھیں۔ کوئی جس وقت چاہے ملنے آئے۔ کتنا ہی کام کر رہی ہوں یا آرام کر رہی ہوں بڑی خوش مزاجی سے ملتی تھیں۔ یہ طبیعت ان کی شروع سے تھی۔ تکبر و غرور بالکل نہیں تھا۔ ورنہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ لجنہ کی اہم عہدہ دار جب ہو جائیں تو کام کی زیادتی کی وجہ سے ملاقات کرنے سے گھبراتی ہیں۔ ان کو یہ بات بھول جاتی ہے کہ کوئی شوق سے ملنے دور سے آیا ہے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اسلئے ضرور ثواب کی خاطر دلجوئی کر لینی چاہئے۔

شوق مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ جماعت کا ہر اخبار، ہر لٹریچر غور سے شروع سے آخر تک پڑھتیں۔ ویسے بھی وہ عالم تھیں۔ قرآن شریف کا وسیع مطالعہ تھا۔ قرآن مجید باترجمہ اپنے بچوں کو خود پڑھایا۔ مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔ لاہور کی لجنہ میں مختلف عہدوں پر ۳۴ سال کام کیا۔ پندرہ سال تک اللہ کے فضل سے صدر لجنہ لاہور رہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف کے باوجود سلسلہ کے کاموں میں اپنی صحت کی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ بھابھی کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اولاد و شوہر کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور بچوں کو والدہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

متقین کا امام بننے کے لئے دعا کریں اور متقین کا امام بننے کے لئے کوشش کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم اگست ۱۹۹۷ء بمطابق یکم ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–
قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّین– و امرت لان اكون اوّل المسلمين–
قل انّی اخاف ان عصيت ربّی عذاب يومٍ عظيم– قل الله اعبد مخلصاً لّه دينی–
فاعبدوا ما شئتم مّن دونه قل انّ الخٰسرين الّذين خسروآ انفسهم و اهليهم يوم القيٰمة
الا ذٰلك هو الخسران المبين–

(سورہ الزمر آیات ۱۲ تا ۱۶)

﴿قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّین﴾ تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ﴿و امرت لان اكون اوّل المسلمين﴾ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہونے کے لحاظ سے پہلا مسلمان ہوں۔ان دو آیات کو اکٹھا پڑھنے سے ایک بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرنا یہ اسلام ہے اور بہترین مسلمان وہی ہے یا سب سے پہلا مسلمان وہی ہے جو دین کو اللہ کے لئے خالص کر دے۔اس لئے ہمیں مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس پہلو سے ان آیات پر عمل کریں۔اگر اس پہلو سے ان آیات پر غور کریں تو پھر دنیا کے مسلمان کہنے یا نہ مسلمان کہنے کا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ایک ہی حکم ہے کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرو۔**جو بھی دین کو خدا کے لئے خالص کرے گا خدا کی نظر میں وہی مسلمان ہے اور جتنا خالص کرے گا اتنا ہی اس کی مسلمانی کا مقام بڑھتا رہے گا۔**

سب سے پہلے تو لفظ دین ہے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دین سے کیا مراد ہے ﴿قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّین﴾ عام طور پر تراجم میں لفظ اطاعت ملے گا لیکن لفظ اطاعت معنیٰ درست ہونے کے باوجود اس دین کے لفظ کی اصلیت میں شامل نہیں ہے۔اس موقع پر، اس محل پر اطاعت کا مضمون ہی ہے جو پیش نظر ہے اور یہ کیسے ہے اور دین کا اصل معنیٰ کیا ہے اس سلسلے میں قرآن کے حوالے سے میں آپ کے سامنے چند امور رکھتا ہوں۔قرآن کریم دین سے مراد مسلک لیتا ہے اور مسلک کا الٰہی مسلک ہونا لازم نہیں۔کوئی بھی مسلک ہو جس پر چلنے پر انسان پابند ہو اس کو قرآن کریم دین کہتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دین الملک کا حوالہ دیتا ہے ﴿ما كان لياخذ اخاه فی دين الملك﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ طاقت نہیں تھی یا اس بات کے مجاز نہیں تھے کہ وہ بادشاہ کے دین میں اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ سکیں۔اب صاف پتہ چلا کہ وہاں بادشاہ کے دین سے مراد مذہب ہرگز نہیں بلکہ قانون ہے ملک کا۔اور وہ قانون جس پر چلنا لازم ہو وہی مسلک ہے جس کو قرآن کریم دین کے حوالے سے یاد کرتا ہے۔

تو ہر وہ مسلک جو قانون سازی کے نتیجے میں انسان اپنا لے اس کو بھی دین کہیں گے۔ہر وہ مسلک جو جابر ملک پر ٹھونس دے جس پر چلنا سب کے لئے ضروری ہو اس کو بھی دین کہیں گے۔اور وہ مسلک جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کیا ہے اس کو بھی دین کہتے ہیں۔اس مسلک میں طوعاً بھی شامل ہے اور کرہاً بھی شامل ہے۔﴿لا اكراه فی الدين﴾ کے اور معنے ہیں وہاں دین خدا کے نام پر، خدا کے بتائے ہوئے مسلک پر چلنے کو کہا گیا ہے۔لیکن دین انسانی فطرت بھی ہے اور وہاں طوعاً کی کوئی بحث نہیں ہوتی۔ہر وہ چیز جو فطرت میں گوندھی ہوئی ہے جس کے مطابق فطرت کو لازماً چلنا ہے وہ دین جو ہے وہ تو جانوروں کا بھی ایک دین ہے ہر چیز جو زندگی رکھتی ہے اس کا ایک دین ہے۔یعنی اس کے اندر جو خدا تعالیٰ نے صفات ودیعت کر دی ہیں جن پر چلنا اس کے لئے لازم ہے یہ دین کہلاتا ہے اور انسان کے تعلق میں دین کہلاتا ہے کیونکہ باقی جانوروں سے پوچھ گچھ نہیں ہے اور ان کا اپنے اپنے مسالک پر چلنا ایک طبعی امر ہے۔

لیکن انسان کو دو حصے دین کے ملے ہوئے ہیں ایک وہ دین جو اس کی فطرت میں گوندھا گیا ہے اس دین میں سے کچھ ایسا ہے جس پر اس کا چلنا لازم ہے وہ اس سے ہٹ سکتا ہی نہیں۔کچھ ایسا ہے جس سے وہ ہٹ سکتا ہے اور اس ہٹنے والے حصے کا تعلق شریعت سے بھی ہے کیونکہ قرآن کریم دین کے اس تعلق میں بیان فرماتا ہے ﴿فطرة الله الّتی فطر النّاس عليها﴾ یہاں جو فطرت ہے اسی کا نام قرآن کریم دین بھی رکھتا ہے۔وہ دین ہے جس پہ خدا تعالیٰ نے انسان کو چلایا ہے ﴿فطرة الله الّتی فطر الناس عليها﴾ میں یہ وہ دین ہے جو انسان کی فطرت میں داخل کر دیا گیا ہے۔یہ باتیں اس لئے سمجھانی ضروری ہیں جب میں آگے مضمون کو بڑھاؤں گا تو آپ سمجھیں گے کہ ان کا آپس کا ایک تعلق ہے۔

فطرت میں جب خدا تعالیٰ نے جس کو دین فطرت کہا ہے دین اللہ، اللہ تعالیٰ اس کو فرماتا ہے اس میں انسان کے اندر ایک ایسا دین ہے جو اندر سے بولتا اندر سے اس کو بتاتا ہے اور اس کی آواز پر کان دھرنا اس کا اختیار انسان کو دیا گیا ہے۔فطرت جب بھی بولے گی سچ بولے گی، فطرت کبھی بھی یہ تقاضا نہیں کرے گی کہ تم غلط رستے پہ چلو اگرچہ بظاہر یہ تقاضا دل سے پیدا ہوتا ہے مگر وہ دین اللہ نہیں ہے، وہ فطرت نہیں ہے۔میں نے اس کی مثال آپ کے سامنے رکھی، کئی دفعہ رکھی اور یہ سمجھایا کہ ہر انسان اپنی فطرت کے مطابق یہ سمجھتا ہے، فطرت کی آواز ہے کہ فلاں کا مال غصب کر لو وہ اندر سے آواز اٹھتی ہے جو دین اللہ نہیں ہے۔دین اللہ کی پہچان یہ ہے کہ ہر انسان پر برابر اطلاق پاتا ہے اس کے اندر Universality ہے۔

چنانچہ ایک شخص اپنے متعلق جب اس کا حق غصب کیا جا رہا ہو شدید غم و غصے کا اظہار کرے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ دین کی آواز نہیں ہے فطرت کی آواز یونیورسل ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ یونیورسل ہے اس نے تمام انسانوں کو ایک یونیورسل قانون کے مطابق جو بین الاقوامی، عالمی قانون ہے اس کے مطابق پیدا کیا ہے تو دین اس مسلک کو کہتے ہیں جس پر آپ کو چلنے پر مجبور کر دیا گیا ہو۔یعنی اندر کی آواز ہمیشہ وہی رہے گی جو سچ دین کی آواز ہے۔دین دنیا کے بنائے ہوئے قوانین کو بھی کہتے ہیں یا بادشاہوں کے جاری کردہ قوانین کو بھی کہتے ہیں اگر آپ ان پر چلیں گے تو آپ دین کی متابعت کریں گے اور ان پر چلنے میں کچھ مجبوری بھی داخل ہے۔

اللہ جو دین بناتا ہے جس کو ہم شریعت کہتے ہیں وہ بھی دین کہلاتی ہے مگر اس میں مجبوری نہیں یہ وہ مقام ہے جہاں ﴿لآ اكراه فی الدين﴾ کا اطلاق ہو رہا ہے۔دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں حالانکہ فطرت جو بنائی گئی ہے وہ جبر یہ ہے ایک قسم کی، کوئی انسان اپنی فطرت سے ہٹ سکتا ہی نہیں۔بڑے سے بڑا قاتل، مجرم، بڑے سے بڑا گنہگار بھی اپنے نفس میں ڈوب کے دیکھے تو اس کو فطرت کی وہی آواز دکھائی دے گی جس کی میں نے مثال دی ہے کہ غیروں کے اپنے ساتھ معاملے میں ان کی فطرت اٹھ کھڑی ہو گی، بتائے گی کہ اصل قانون کیا ہے۔لیکن وہ دین جو انسان کو خدا تعالیٰ نے شریعت کے طور پر دیا ہے اس کے متعلق خدا

تعالیٰ فرماتا ہے اس میں جبر نہیں ہے لیکن مسلک کا اپنا ایک جبر ہے اور وہ جبر ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں-جو مسلک درست ہو اس سے ہٹنے کا نقصان ضرور پہنچتا ہے پس مسلک اپنے اندر خود ایک جبر رکھتا ہے جب آپ کہتے ہیں ﴿لآ اکراہ فی الدین﴾ تو دنیا میں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہا جائے کہ جو چاہے آگ میں ہاتھ ڈال دے جو چاہے نہ ڈالے مگر آگ میں ہاتھ ڈالنا فطرت کے خلاف ہے آگ میں ہاتھ ڈالو گے اجازت تو ہو گی مگر ہاتھ ضرور جلے گا-پس دین میں ایک اندرونی جبریت پائی جاتی ہے جو "لآ اکراہ" کہنے کے باوجود نہیں ہٹتی-چنانچہ قرآن کریم نے اس کے معابعد جو مضمون بیان فرمایا وہ یہی ہے کہ پھر تم اپنے کئے کا نقصان اٹھاؤ گے-اگر غلط کرو گے اس کا نقصان تمہیں پہنچے گا-اگر صحیح کرو گے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا-پس اس پہلو سے لفظ دین کو آپ کو سمجھنا چاہئے یہ سارے معانی اپنے اندر رکھتا ہے-

اب اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قل انّی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدّین﴾ اے محمد رسول اللہ ﷺ یہ اعلان کر دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ اب یہاں "الدّین" کے سارے معانی ہیں-بادشاہ کا دین بھی ہو سکتا ہے، ملک کا دین بھی ہو سکتا ہے ہر قسم کے دین دنیا میں موجود ہیں یہاں تک کہ مشرک کے مسلک کو بھی قرآن کریم دین ہی قرار دیتا ہے ﴿لکم دینکم ولی دین﴾-مشرکوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو اللہ کے سوا بتوں کی عبادت کرتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے ﴿لکم دینکم ولی دین﴾-صاف پتہ چلا کہ دین کا معنیٰ صرف مذہب لینا درست نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ قوانین کو محض دین نہیں کہا جا سکتا-بادشاہوں کی طرف سے بھی بیان کئے جاتے ہیں-مذہبی دنیا میں بت گروں کے قوانین ہیں، بت پوجنے والوں کے قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن دین مسلک کا نام ہے جو بھی انسان مسلک اختیار کرے اسے دین کہیں گے-

یہاں فرمایا ﴿قل انّی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدّین﴾ کہ میں اپنے دین کو اس کے لئے مخلص کروں گا تو عبادت ہو گی ورنہ نہیں ہو گی-اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ساری زندگی میں جو بھی چلتا پھرتا، اٹھتا بیٹھتا، جو بھی مسلک اختیار کرتا ہے وہ اگر اللہ کے لئے خالص ہو گا تو اسی حد تک اس کی عبادت خالص ہو گی جتنا اس سے ہٹے گا اس کی عبادت اس سے ہٹ جائے گی-تو عبادت صرف نماز پڑھنے کا نام نہیں ہے بلکہ ساری زندگی نماز کے قبلے کے مطابق ڈھلنی چاہئے-یہ مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں خصوصیت سے بیان ہوا ہے-آپ نماز قبلے کی طرف پڑھیں، سجدے خدا کو کریں اور باقی ساری زندگی کا رخ مختلف ہو تو یہ ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ میں نہیں آئے گا-تمہارا سارا مسلک، تمہارا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا سب کچھ اگر خدا کے لئے خالص ہو گا تو پھر یہ عبادت ہے ورنہ عبادت نہیں ہے-

پس جس عبادت کے قیام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کا تعلق صرف نمازیں قائم کرنے سے نہیں بلکہ ساری زندگی کو قبلہ رخ کرنے کا نام عبادت ہے- تمام زندگی کو اللہ کے لئے خالص کر دینا اس میں روزمرہ زندگی کا اٹھنا بیٹھنا، عورتوں سے سلوک، بچوں سے سلوک، بڑوں سے سلوک، عورتوں کا خاوندوں سے سلوک، ایک دوسرے سے سلوک، لین دین کے معاملات یہ سارے دین ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخلص کرنا ہوگا کس کے لئے؟ اللہ کے لئے- پس ساری زندگی کا ہر فعل اگر خدا کے لئے خالص ہو جاتا ہے تو یہ عبادت ہے اور ساری زندگی عبادت میں ڈھل جاتی ہے پھر ایسے موقع پر آکر عبادت میں اور دین میں اور انسان کے رہن سہن میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا-اس وجہ سے آنحضرت ﷺ کو فرمایا گیا ﴿و اُمرت لان اکون اول المسلمین﴾ تو یہ بھی اعلان کر دے کہ اس تعریف کی رو سے میں پہلا مسلمان ہوں-

پہلے مسلمان کا ایک معنیٰ تو یہ ہے کہ اسلام میں سب سے اول درجے کا مقام اور مرتبہ حاصل کرنے والا-دوسرا اگر وقت کے لحاظ سے، زمانے کے لحاظ سے بھی پہلا کہا جائے تو یہ بھی غلط نہ ہو گا اگرچہ اس سے پہلے تمام انبیاء اپنی عبادت کو خدا کے لئے خالص کرتے تھے اور ان کا دین خدا کے لئے ہوتا تھا مگر جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی ذات کو اس کے ہر پہلو میں خدا کے لئے خالص کیا ہے ویسا پہلے نبیوں کا کہیں ذکر نہیں ملتا-حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سب نبی پاک ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر سب سے اوپر، سب سے بالا مقام احمد ہے-وہ پاکی میں اور خلوص میں سب نبیوں سے آگے بڑھے تو گویا پہلی دفعہ عبادت دنیا میں اس وقت ہوئی جب محمد رسول اللہ تشریف لائے یہ 'گویا' کے ساتھ ہے یعنی عبادت کا یہ معنیٰ اپنے درجہ کمال کو پہنچا کہ اول المسلمین پیدا ہو گیا-

ہم نے اس اول المسلمین کی اطاعت کا جوا اپنے کندھوں پر ڈالا ہے اس اول المسلمین کے پیچھے چل کر دنیا کو عبادت کے گر سکھانے ہیں یعنی اپنی ساری زندگی کو پھر اللہ کے لئے خالص کر لینا ہے پھر ہماری عبادتیں خدا کی عبادتیں ہوں گی ورنہ نماز میں رہتے ہوئے بھی خدا کے حضور سر جھکانا اور سر تسلیم خم کرنا یہاں تک کہ سجدہ ریز ہو جانا اگر نماز سے نکل کے دوسروں کے لئے اسی طرح سر جھکایا جائے اور دوسروں کی اطاعت میں انسان داخل ہو جائے تو بیک وقت دو بادشاہوں کی اطاعتیں نہیں چلا کرتیں ایک ہی حکومت ہے صرف اللہ کی اور اس حکومت میں یہ حکم ہے سب کو کہ جب بھی خدا کی مرضی سے ٹکرائے ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ تم اس مرضی کو خدا کے لئے مخلص کر دو تب تمہاری عبادت، عبادت ہے ورنہ وہ عبادت، عبادت نہیں ہے-

یہ عبادت کا مفہوم جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے بہت ہی مشکل ہے اور اتنا مشکل ہے کہ انسان اگر اپنی عبادت پر غور کرے تو اس کی کوئی عبادت بھی عبادت دکھائی نہیں دے گی-میں اپنے سمیت آپ سب کو مخاطب کر کے خدا کے حضور یہ حقیقتِ حال عرض کر رہا ہوں کہ نہ میری عبادت کوئی عبادت ہے نہ آپ کی عبادت کوئی عبادت ہے ان معنوں میں جن معنوں میں یہ آیت کریمہ عبادت کی طرف بلا رہی ہے-ہزار دنیا کی دلچسپیاں ہیں ہزار ایسے کام ہیں جن میں مبتلا رہے ہیں اور رہتے ہیں، کوشش کے باوجود مبتلا ہو جاتے ہیں جن کا آخری مقصود اللہ نہیں رہتا-وہ اپنی ذات میں معصوم باتیں بھی ہوں تب بھی خالصۃً للہ نہیں کی گئیں مثلاً آپ کھانا کھاتے ہیں اپنی مرضی کے اچھے سے اچھے کھانے کھائیں اور پکائیں اچھے سے اچھا پہنیں یہ جائز ہے اس کو شرک نہیں کہتے مگر خالصۃً للہ نہیں ہے، ﴿مخلصاً لہ الدین﴾ میں داخل نہیں ہے-

آنحضرت ﷺ اس مضمون میں بھی تمام بنی نوع انسان میں ہر فرد سے بڑھ گئے کہ آپ کا کھانا پینا بھی خالصۃً رضائے باری تعالیٰ کے تابع ہو گیا، اٹھنا بیٹھنا، آپ کی لذتیں رضائے باری تعالیٰ کے تابع ہو گئیں تھیں آپ کے ازدواجی تعلقات بھی اللہ کی رضا کے تابع ہو گئے تھے-کوئی ایک پہلو بھی نہیں تھا جو آنحضرت ﷺ کا انسان کی حیثیت سے رونما ہوا ہو اور وہ خدا کی خاطر نہ ہو-آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت تھی لیکن اس بات کا اندازہ کہ وہ محبت للہ تھی اس سے ہو گا کہ آپ کی محبت کے نتیجے میں خدا اور قریب آجاتا تھا، دور نہیں ہٹتا تھا-چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کسی اور بیوی کے بستر پر الہام نہیں ہوئے وحی نہیں ہوئی سوائے عائشہ کے-اگر آپ کا دل عائشہ کی خاطر عائشہ میں اٹکا ہوتا تو ہرگز خدا کا، یہ اوپر جھک جانا رحمت باری کا اور اس طرح وحی کا وہاں جاری ہو جانا یہ

چوہدری ایشین اسٹور، گروس گیراؤ، جرمنی

کی طرف سے نئی پیشکش

سیل SALE سیل SALE

۱۰/ستمبر سے ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۷ء تک

کرنل باسمتی چاول	۱۰کلو	۴۲-۰۰	مارک
کرنل باسمتی چاول	۵کلو	۲۱-۰۰	مارک
احمد ہلال جیلی	۱۰۰گرام	۱-۰۰	مارک
احمد سویاں	۲۰۰گرام	۱-۰۰	مارک
احمد پھینیاں	۲۰۰گرام	۱-۵۰	مارک
احمد مربع ہڑ بڑ	۳۳۰گرام	۲-۵۰	مارک
احمد اچار	ایک کلوگرام	۵-۵۰	مارک
ابلے چنے	ایک درجن	۷-۹۰	مارک
آٹا	۱۰کلوگرام	۶-۹۰	مارک
KTCدیسی گھی	ایک کلوگرام	۸-۰۰	مارک

اس کے علاوہ بیاہ شادی کے لئے باورچی خانہ، دیگیں اور برتنوں کا بھی مکمل انتظام ہے۔

کھانا پکانے کی بھی سہولت موجود ہے

احمدی دوکاندار احمد کی اشیاء مثلاً احمد کا اچار، کھیر مکس، رس ملائی، سویاں، پھینیاں اور دوسری اشیاء

تھوک قیمتوں پر ہم سے بارعایت خریدیں۔

Chaudry Asian Store Schlesische Str. 5A 64521 Gross Gerau

ممکن ہی نہیں تھا-

وہ باریکیاں جو آنحضرت ﷺ کے تعلقات کی باریکیاں ہیں ہم ان پر نظر نہیں رکھ سکتے ان کا اکثر حصہ ہمارے علم میں ہے ہی نہیں- حدیثوں نے اس قسم کے بعض اشارے ہمارے لئے محفوظ کر دیئے ہیں جیسا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے اس بیان کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھے- اندر کا وجود کیا تھا سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں- یقین نہیں آتا کہ ایک انسان ایسی زندگی بھی بسر کر رہا ہے اس کا اپنا کوئی بھی پہلو اپنے لئے نہ ہو، نہ بیوی، نہ بچے، نہ کھانا، نہ پینا، نہ اٹھنا سب خدا کے لئے خالص ہو گیا- جب یہ خدا نے اعلان کروایا ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا اول المسلمین تم ہو- تم ہماری رضا کے تابع چلنے والے ہو تمہاری عبادت اب سب دنیا کے لئے عبادت کے نمونے بن جائے گی گویا آج پہلی دفعہ خدا کی عبادت کرنے والا ایک پیدا ہوا ہے جس کی ساری زندگی عبادت ہو چکی ہے- پس یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف ہم نے اپنا دھیان رکھنا ہے-

اب تبلیغی کام بہت آگے بڑھ رہے ہیں اور ساری دنیا میں پھیلتے چلے جا رہے ہیں سب قوموں پر محیط ہو رہے ہیں اگر ہم نے عبادت کا یہ مفہوم جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اپنے سامنے نہ رکھا تو بہک جائیں گے اور سب سے بڑی فکر مجھے یہ ہے کہ تبلیغی نظام کے دنیا میں پھیلنے کے نتیجے میں ہماری توجہ عدد کی طرف نہ ہوتی چلی جائے- ایک طرف ہم عدد کی بات کرتے ہیں اس پہلو سے کہ اتنے آدمی خدا کے حضور جھکنے کے لئے ہم نے تیار کر لئے ہیں اور فخر ہے تو صرف اس پہلو سے فخر ہے تیس لاکھ بندے خدا کے ایسے تھے جو پہلے خدا کے لئے، خدا کی طرف، خدا کی رضا کی خاطر جھکنا جانتے نہیں تھے احمدیت میں آکر انہوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ جو چاہو ہم پر کام کرو ہم رضائے باری تعالیٰ کے لئے جھکنے کے لئے تمہارے حضور حاضر ہو گئے ہیں- یہ عدد کی برتری ہے کہ اتنی گردنیں خدا کے حضور حاضر ہو گئیں ورنہ جماعتی لحاظ سے تعداد بڑھانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا- ہمیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں-

ابھی چند دن ہوئے کوریا کے نمائندے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے ان سے گفتگو ہوئی وہاں ایک کورین خاتون ہیں جنہوں نے واقعۃً اسلام کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے اپنے خرچ پر یہاں تشریف لائیں مجھے مشورے دے رہی تھیں کہ کیا کیا ہم ہوشیاریاں کریں تو کوریا میں کثرت سے پھیل سکتے ہیں- جب وہ بات کر چکیں تو میں نے کہا جس طرح عیسائیت- انہوں نے کہا ہاں عیسائیت دیکھو کتنی پھیل گئی- لکھو کھہا انسان، ملینز (Millions) دیکھتے دیکھتے عیسائی بن گئے تو آپ بھی کچھ ان سے ملتی جلتی باتیں کریں- انہوں نے مدرسے بنائے اتنے، کوئی کالج ہسپتال بنائے، رفاہ عامہ کے یہ کام کئے اور اس کے نتیجے میں دیکھو ملینز عیسائی بن گئے- جب وہ بات ختم کر چکیں تو میں نے کہا ان ملین عیسائیوں میں کیا پاک تبدیلی آپ نے دیکھی ہے؟ کتنے ہیں جنہوں نے خدا کی خاطر دنیا کے مسلک چھوڑ دیئے؟ کتنے ہیں جو بہتر انسان بن گئے اور خدا کے سامنے سر جھکانے والے ہو گئے؟ کچھ دیر تک وہ خاتون سوچتی رہیں اور پھر ان کا جواب صفر نکلا کہ میرے علم میں کوئی نہیں- میں نے کہا یہ سیاست ہے یہ مذہب نہیں ہے یہ وہ دین ہے جس کو دین اللہ نہیں ہم کہہ سکتے اور ہمیں تو دین اللہ میں دلچسپی ہے- اس لئے اگر آپ اکیلی بھی کوریا میں احمدی مسلمان بن کر اپنے آپ کو خدا کے حضور جھکا دیں تو وہاں احمدیت کامیاب ہے اور عیسائیت ناکام ہے کیونکہ عیسائیت نے اگر مذہب لے کر وہاں پہنچی ہے تو مذہب میں دھوکہ دیا ہے- عیسائیت دراصل امریکہ کی سیاسی حیثیت کا ایک دوسرا چہرہ ہے- پس ان ملکوں میں جہاں عیسائیت پھیلے اور پھیلنے کے ساتھ تبدیلی کے تقاضے نہ کرے یہ شرط ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دین ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ ہے یا دنیا کے لئے مخلص ہونا ہے- ان سارے ممالک میں جہاں جہاں عیسائیت پھیل رہی ہے آپ یہ غور کریں کہ عیسائی ہونے والے کی پہلی زندگی اور عیسائیت کے بعد کی زندگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور فرق نہ پڑنے پر گھبراتا کوئی نہیں- بے چین کوئی نہیں ہوتا، کسی کی نیندیں حرام نہیں ہوتیں کہ ہائے کیوں فرق نہیں پڑ رہا- نام عیسائیت کا رکھ لو پہلے کی ساری زندگی کو اسی طرح آگے بڑھا دو اور بے تبدیلی وہ زندگی آگے بڑھتی چلی جائے- شراب نوشی تو خیر حلال ہی سمجھی جاتی ہے ہر قسم کی بدکاری، بدی، اپنی عزتوں کو بیچنا، اپنے جسم کو بیچنا، مادہ پرستی کے لئے سب کام کرنا، یہ جو چاہیں کر لیں عالم عیسائیت میں کسی کا دل نہیں گھبرائے گا- کسی بڑے سے بڑے پادری یا کسی چھوٹے سے چھوٹے پادری کو یہ فکر لاحق نہیں ہو گی کہ ہم نے تو ان کی زندگی تبدیل کرنے کے لئے اللہ کے دین پر ڈالا تھا اور یہ دنیا کے دین پر اسی طرح جاری و ساری ہیں-

میں نے انہیں بتایا کہ احمدیت میں خدا کے فضل سے ایک دل نہیں ایک دل کے تابع سینکڑوں ہزاروں دل ہیں جو غمگین ہو جاتے ہیں اگر آنے والے کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو اگر وہ واقعۃً دین الملک کو چھوڑ کر دین اللہ میں داخل نہ ہو چکا ہو- دینِ ملک کو اسی حد تک اختیار کرے جس حد تک دین اللہ سے ٹکراتا نہیں ہے- جہاں وہ دین اللہ سے ٹکرائے وہاں اس کو چھوڑ دیا جائے- یہ عبادت کے خالص ہونے کا مفہوم سوائے احمدیت کے دنیا میں کہیں جاری ہوا ہی نہیں- اب کثرت سے ملاں لوگ اپنے مسلک سے لوگوں کو وابستہ کر رہے ہیں لیکن ان کے مسلک میں جو موجود ہیں فاسق، فاجر، زانی، شرابی، کبابی (کباب شراب کے ساتھ ملے تو گناہ ورنہ نہیں- ویسے جتنا مرضی کباب کھائیں آپ- تو شرابی کبابی محاورہ ہے) اور بچے چرانے والے، بچوں پہ ظلم کرنے والے، قتل کرنے والے، ہر وقت جھوٹ بولنے والے اور چوری اور سفاکی اور ڈاکے ان کا مسلک ہے اور یہ سمجھتے ہیں یہ سب دین اللہ پہ قائم ہیں- پس انہوں نے دین اللہ کی تعریف ہی بدل دی ہے- ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ کی تعریف کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھیں جو ان کے پیچھے کتنے مولوی ہیں جن کی راتوں کی نیند اڑ گئی ہے کہ ہمارے پیچھے چلنے والے فاسق فاجر ہیں-

قرآن کریم نے اس بات کو امارت میں لازم قرار دیا ہے ﴿واجعلنا للمتقین اماماً﴾ دعا یہ کرو کہ اے خدا ہمیں متقیوں کا امام بنا- اگر کروڑہا فاسق بھی ہوں تو ان کی امامت پر کوئی فخر نہیں وہ امامت تو ذلت کے لائق ہے وہ تو انسانیت کی تذلیل ہے اس امارت پر کون فخر کر سکتا ہے- لیکن جو متقیوں کا امیر ہو، متقیوں کا امام ہو اس کی دعا قبول ہو چکی ہو کہ ﴿واجعلنا للمتقین اماماً﴾ وہ ہے جو لوگوں میں سر اٹھا کے چلے گا اور خدا کے حضور سر جھکا کے چلے گا- اس میں ایک عزت نفس پیدا ہو جاتی ہے وہ جانتا ہے کہ میرے چلنے والوں میں خدا کے فضل سے کثرت سے متقی ہیں- ایسے متقی یہ مسلمان کہلانے والے دکھائیں کہاں ہیں- محمد رسول اللہ کا وہ دین جو قرآن نے بیان فرمایا ہے جو میں نے اس آیت میں آپ کے سامنے رکھا ہے اس دین پر چلنے والوں کے پیچھے کتنے ہیں- وہ آپ نہیں چلتے-

مولویوں کا تو حال یہ ہے کہ پیسے پیسے کی خاطر لڑتے اور کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ بلواتے ہیں- بولتے ہی نہیں بلکہ بلواتے ہیں اور قرآن کے نام پر جھوٹ بلواتے ہیں- یہ لطیفہ بھی ہے اور دردناک واقعہ بھی ہے جس طرح چاہیں اس کو آپ دیکھ لیں- یہاں جب میں جلسے سے واپس آیا ہوں تو ایک رسالے کے ایڈیٹر یا ایک اخبار کے ایڈیٹر کا ایک بیان ایک احمدی دوست کے سامنے جو انہوں نے دیا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں ہمارے تقریباً چودہ ہزار کے مجمع سے ہو کر وہ صاحب مولویوں کے جو So-called ختم نبوت کانفرنس ہے اس میں پہنچے وہاں دو سو آدمی تھے- ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا- میں نے کہا یہ ہو کیا رہا ہے سب دنیا کو للکار رہے ہیں اور کہتے ہیں ہم عالم اسلام کے نمائندہ ہیں اتنی اشتہار بازی ان کے آنے جانے کے خرچ بھی برداشت کرنے کو تیار بیٹھے ہیں کھانے پینے کے متعلق کہہ دیا کہ ہم مفت دیں گے اور کل دو سو آدمی آئے- انہوں نے اٹھ کر مولوی صاحب سے سوال کیا میں نے احمدیوں کا جلسہ بھی دیکھا ہے وہاں تو یہ حال تھا اور یہاں میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں- آپ کے پیچھے کل عالم اسلام کی نمائندگی میں دو سو آدمی بیٹھے ہیں- تو مولوی صاحب کا جواب سن لیں- انہوں نے کہا کہ دیکھو اسلام میں ایک ایک آدمی دس دس پر حاوی ہے اور ایک ایک مومن سو سو پر بھی حاوی ہے تو سو سے ضرب دو، دو سو کو کتنا بنتا ہے بیس ہزار- اس نے کہا تم اخبار میں لکھو تمہارا اسلامی فرض ہے کہ تم اخبار میں یہ جھوٹ لکھو کہ میں دیکھ کے آیا ہوں وہاں بیس ہزار آدمی آئے تھے اس قدر جھوٹی کہانی- اسلام کا تمسخر اڑانے والے اور دین کو اس طرح مبالغہ آمیزی کے ساتھ خدا کی طرف غلط منسوب کرنے والے- قرآن کریم نے ایک کی دو پر برتری اور ایک کی دس پر برتری تو لکھی ہے مگر ایک کی دس پر لکھتے تو دو سو کے دو ہزار بننے تھے اور وہ ہم سے بڑھتے نہیں تھے- انہوں نے قرآن بھی نیا بنایا ہے- انہوں نے کہا نہیں اصل میں ایک کی سو پر برتری ہے- ہم جو مخلص لوگ ہیں یہ صحابہ سے زیادہ شان کے لوگ ہیں ان بے چاروں کو تو خدا نے ایک پہ دس کا وعدہ کیا تھا ہم سے ایک اور سو کا کیا ہوا ہے پس آپ سو سے ضرب دیں پھر جا کے بیس ہزار بنے گا اور اخبار میں شائع کریں کہ ہم بیس ہزار آدمیوں کا مجمع دیکھ کر آئے ہیں- وہ بتا رہا تھا، وہ بے چارہ ایڈیٹر کہ میں کیا کروں کن لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے مجھے- اگر نہ شائع کریں تو یہ ہماری دیواریں توڑیں گے، حملے کریں گے پھر اور شائع کریں تو

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV Ahmadiyya

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

ضمیر اجازت نہیں دیتا- انہوں نے غالبًا یہی لکھ دیا کہ بہت سے لوگ تھے دس سے زیادہ دو سو بہت سے ہوا کرتے ہیں تو اس لئے ﴿مخلصاً له الدّین﴾ کا جہاں تک تعلق ہے ان کے بڑے سے بڑے چوٹی کے راہنما بھی اس سے ناواقف ہیں ان کو علم ہی نہیں کہ اسلام کی تعریف کیا ہے- اسلام کی تعریف کے لحاظ سے یہ صرف اس آیت کریمہ کو اگر پڑھ لیں تو سارے لوگ یہ تمام کے تمام متقیوں کے امام جو بنے پھرتے ہیں یہ ائمہ بھی اور ان کے پیچھے چلنے والے سارے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے- پس ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ ہمیں کیا شمار کرتے ہیں-

آنحضرت ﷺ کے متعلق جب یہ فرمایا گیا اب تو اعلان کر سکتا ہے اول المسلین کا تو ساتھ فرمایا ﴿قل انّی اخاف ان عصیت ربّی عذاب یومٍ عظیم﴾- ﴿مخلصاً له الدّین﴾ کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے مقابل پر کسی کی بات ماننا بھی ایک عذاب عظیم کی طرف جانے والی بات ہے- اللہ کی خاطر اگر دین کو خالص کرتے ہو تو غیر اللہ کی خاطر خدا کی نافرمانی گناہ ہے یعنی خالص دین کے دو پہلو بیان فرما دیئے ایک مثبت پہلو جو سب کچھ اللہ کی خاطر ہو اور ایک منفی پہلو کہ غیر اللہ کی کوئی بات بھی نہیں ماننی جو اللہ سے ہٹانے والی ہو- ﴿قل انّی اخاف ان عصیت ربّی عذاب یومٍ عظیم﴾ تو کہہ دے کہ میں غیر اللہ کی بات کو عذاب عظیم کے ساتھ وابستہ کرتا ہوں اگر میں خوف کروں غیر اللہ کا اور غیر اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کی اطاعت نہیں کروں گا تو یہ ڈر ہے یوم عظیم کے عذاب میں میں مبتلا ہو جاؤں- یہ مکمل تعریف ہے اسلام کی- اس کے بعد فرمایا یہی اسلام کی تعریف، یہی عبادت کی تعریف- ﴿قل الله اعبد مخلصاً له دینی﴾ ان تعریفوں کے ساتھ ان معنوں میں میں اللہ کی عبادت میں اپنے آپ کو خالص پاتا ہوں میں نے سب کچھ اللہ کے لئے خالص کر دیا- جب یہ انسان دعویٰ کرے اور رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ حرف بہ حرف سچا تھا پھر اس کے بعد غیر اللہ کی پرواہ نہیں رہتی اور اگر غیر اللہ کی پرواہ ہو تو اس کے خوف سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا سوال ہی نہیں رہتا- پس یہ لازم ملزوم باتیں ہیں- جب یہ اعلان کروایا کہ مجھے غیر اللہ کی پرواہ نہیں اور غیر اللہ کے خوف سے اللہ کی اطاعت کو نہیں چھوڑنا- اس کے بعد فرمایا اب تیرا دین خالص ہے اب تو اعلان کر سکتا ہے ﴿اعبد مخلصاً له دینی﴾-

معاً بعد فرماتا ہے ﴿فاعبدوا ما شئتم مّن دونه﴾ پس اے لوگو تم جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو جس کا چاہے دین اختیار کرو- دین ملک اختیار کرو یا اپنی انانیت کا دین اختیار کرو جس کی چاہو عبادت کرتے رہو تمہارا ہر فعل، تمہاری ہر عبادت، تمہارا اٹھنا بیٹھنا غیر اللہ کے لئے ہو جائے گا اللہ کے لئے نہیں ہوگا اور اس کا نتیجہ اس دنیا میں تم نہ بھی دیکھو اس دنیا میں اس کا نتیجہ لازماً نکالا جائے گا- ﴿قل انّ الخٰسرین الّذین خسروآ انفسهم و اهلیهم یوم القیٰمة﴾ یہ اپنی طرف سے سمجھتے ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے کاروباروں پر قبضہ کر لیا ہے حکومت کے نمائندے ہیں جس طرح چاہیں قانون سازی کریں خدا کے نام پر جو چاہیں بنی نوع انسان کے ساتھ سلوک کرتے رہیں ہمیں کوئی بھی نہیں پوچھے گا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پوچھے جاؤ گے اور اس دنیا میں بظاہر تمہارے اعمال نتیجہ خیز ہو بھی جائیں تو آخرت میں تم ضرور گھاٹا پانے والے ہو گے اور اصل گھاٹا کھانے والا وہی ہے جس کا اپنا نفس گھاٹے میں ہو اس کے اہل و عیال گھاٹے میں ہوں اس کے پیچھے چلنے والے گھاٹے میں ہوں- یعنی یہ نتیجہ یوم القیامہ کو نکلے گا جس دن تم اپنے اعمال تبدیل نہیں کر سکو گے- یوم القیامہ کو نتیجہ نکالنا جو ہے یہ بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ دور کی بات کی جا رہی ہے مگر سزا میں سب سے بڑی بات ہے اگر اس دنیا میں بدی کا نتیجہ ساتھ ساتھ نکلے تو کوئی انسان بدی سے ہٹ بھی سکتے ہیں مگر وہ لوگ جن کو پتہ ہی بعد میں چلے جبکہ امتحان کا وقت ختم ہو اور نتیجہ نکل آئے وہ بے چارے کیا کر سکتے ہیں- اور دنیا میں بھی امتحانات کے نتیجے جب نکلتے ہیں تو طالب علم بعض سر پیٹ کے بیٹھ جاتے ہیں مگر کچھ نہیں کر سکتے- پرچے دینے کا وقت ختم ہو گیا اب صرف اعلان ہو رہا ہے کہ کس نے محنت کی کس نے ذہانت سے کام لیا انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں چھٹی ہے جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو- ﴿انّ الخٰسرین الّذین خسروآ انفسهم و اهلیهم یوم القیٰمة﴾ گھاٹا کھانے والے تو وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال رہے ہیں اور پتہ چلے گا قیامت کے دن- ﴿الا ذٰلك هو الخسران المبین﴾ خبردار یہ وہ نقصان کا سودا ہے جو کھلا کھلا نقصان ہے-

پس جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جس مسلک پر ڈالا ہے آپ میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ مسلک خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دین اللہ کا مسلک ہے- دین اللہ کی اطاعت اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں- ہم صرف خود اس مسلک پر قائم نہیں بلکہ آپ کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے اہل کو بھی اسی مسلک پر ڈالیں- جب غیر اللہ نے اپنے اہل کو اپنے مسالک پر ڈال لیا ہے تم اپنے اہل و عیال کی فکر کرو ان کو اپنے مسلک پر ڈالو اور نتیجے سے بے پرواہ ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن تمہیں خسران مبین نہیں ہوگی بلکہ فوز عظیم حاصل ہوگی- قیامت کے دن تمہیں سب سے بڑی کامیابیاں عطا ہوں گی لیکن مومنوں کے ساتھ صرف قیامت کے وعدے نہیں اس دنیا کے بھی وعدے موجود ہیں-

ساری تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈال کے دیکھیں یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو دنیا میں مومن ایسے نظر آئیں جو دنیا کے لحاظ سے مستقل گھاٹا کھانے والے ہوں ان کی تو دنیا بنتی ہی دین کی خاطر قربانیوں سے ہے- اب اس کی مثالیں آپ سامنے رکھیں تو آپ کو میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ان کامیابیوں کی خاطر اپنے دین کو ڈھالیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں اور یہ جو زائد نعمتیں ہیں یہ تو آپ کو ملنی ہی ملنی ہیں ان سے تو انکار ممکن ہی نہیں ہے لیکن ان نعمتوں کی خاطر اگر آپ نے دین کو ڈھالا تو آپ ﴿مخلصاً له الدّین﴾ نہیں رہیں گے- اس فرق کو میں نمایاں طور پر آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں- جن نعمتوں کا میں ذکر کروں گا جن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اس دنیا میں نازل ہونے کا میں ذکر کروں گا یہ فضل ﴿مخلصاً له الدّین﴾ والوں کو ان کی ان نسلوں کی صورت میں بھی عطا ہوئے ہیں جو دین سے ہٹ گئے- یہ فضل اس دنیا میں بھی نازل ہوتے ہیں، ہوتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں روکتا اپنے ہاتھ نہیں بند کرتا اس کے ہاتھ کھلے ہیں اور وہ کھلے ہاتھوں سے مخلصین کی اولاد کو دیتا چلا جاتا ہے پھر ہر ایک اس میں سے اپنا جواب دہ ہے- مگر اگر آپ نے دین کو خدا کے لئے خالص نہ کیا، اس نعمت کی خاطر خدا کے حضور جھکے تو آپ کا دین بھی گیا اور آپ کی دنیا بھی رائیگاں گئی-

تبلیغ کے میدان میں اس بات کو پیش نظر رکھ کے ہمیشہ اس کا شعور بیدار رکھتے ہوئے آپ نے آگے بڑھنا ہے- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں قوم کو کیا کامیابی ملی تھی اگر حضرت عیسیٰؑ ﴿مخلصاً له الدّین﴾ نہ ہوتے تو کبھی کا اس دین کو چھوڑ کر کہیں جا چکے ہوتے جس دین میں دکھوں کے سوا کچھ نصیب ہی نہ ہو- لیکن ان دکھوں نے آپ کے ﴿مخلصاً له الدّین﴾ ہونے کو ثابت کر دیا- ان مصیبتوں نے یہ بتا دیا کہ یہ بندہ ایک ایسا بندہ ہے جس کا دین محض اللہ کے لئے ہے اور غیر اللہ کے لئے نہیں ہے- پھر جو پھلوں کا دور شروع ہوا ہے نعمتیں شروع ہوئی ہیں آج تک آپ ان نعمتوں کو دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح عیسائی قوموں پر آسمان سے نازل ہو رہی ہیں، ہوتی چلی جا رہی ہیں-

سائنس میں ترقیات، علوم میں ترقیات، دنیا کی ہر چیز جس مٹی پر انہوں نے ہاتھ ڈالا اسے سونا بنا دیا تو واقعۃً کیمیاگری سیکھ لی مگر یہ ساری نعمتیں خدا کے ایک بندے کے دین کے اخلاص کی وجہ سے ہیں اور ان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں- جو مائدہ ان پر اتر رہا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اور آپ کی قربانیوں سے اتر رہا ہے تو دیکھیں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر دعا یہ کرنی ہے کہ ایسا ان لوگوں کو دے جو واقعۃً ساتھ نیک بھی ہوں اور یہ ایک ایسی تمنا ہے جس کے لئے آپ کو بڑی محنت کرنی پڑے گی- حضرت

خدمت میں عظمت

بیس سالہ خدمت کا اعلیٰ معیار

MAYFAIR REISEN 1977- 1997

جرمنی میں اولین پاکستانی اور واحد ٹریول ایجنسی
جو ایک ہی نام سے اور ایک ہی دفتر سے گزشتہ بیس سال
سے اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں مصروف ہے
ہم دوسری ایر لائنوں اور قومی ایرلائن PIA کے ٹکٹ اپنے
آفس سے جاری کرتے ہیں-
ہمیں PIA کے ٹکٹ ہولڈر ایجنٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے

IQBAL KHAN & IRFAN KHAN
MAYFAIR REISEN
MUNCHNER STR. 11
FRANKFURT. MAIN
Tel: 069-232241 FAX: 069-237060

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھیوں، آپ کے غلاموں نے اور ہم نے جو کچھ ہمارے بس میں تھا دین کے لئے حاضر کر دیا ہے اس کے نتیجے میں آسمان سے بارشیں برس رہی ہیں اور اتنی زیادہ کہ عیسائیت کی نعمتیں اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں لیکن جتنی بڑی نعمتیں ہوں اتنی بڑی آزمائشیں بھی ساتھ آتی ہیں-**متقین کا امام بننے کے لئے دعا کریں اور متقین کا امام بننے کے لئے کوشش کریں** اور ابھی سے کوشش کریں اگر متقین کی طرف نظر نہ پڑے آپ کی اور دنیا کی نعمتوں پر پڑی تو آئی تو ہیں مگر وہ بے کار جائیں گی اور آپ کی نیکیوں کو بھی کھا جائیں گی- آخر پر دنیا میں سب سے بدترین لوگ جو ظاہر ہوں گے وہ جماعت احمدیہ کے بگڑے ہوئے آخری لوگ ہیں جب اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن جائیں گے-وہ الناس جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی ہے کہ وہ شر ہوں گے سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے جن پر آخر قیامت ٹوٹے گی یہ لوگ نام کے احمدی کہلانے والے ہی تو ہوں گے یہ دعویٰ کر رہے ہوں گے کہ احمدی مسلمان ہیں-اس بد انجام کی طرف نگاہ کریں جس کو ٹالنے کے لئے آپ نے کوشش کرنی ہے- بعض بد انجام ایسے ہیں جو ہو کے تو رہتے ہیں مگر جو ٹالنے کی کوشش کرنے والے ہیں وہ ان کے بداثرات سے بچائے جاتے ہیں اور ان کی نسلوں پر خدا تعالیٰ احسان فرماتا ہے کہ ایک لمبے عرصے تک ان کی نسلیں دنیا کی بدیوں سے بچائی جاتی ہیں-اس مضمون کو اگر پورا کھولا جائے تو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی اپنی نسل میں دیکھیں اگرچہ سیدوں میں بھی بہت بد بھی موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دین سے ہٹنے والے بھی موجود ہیں مگر ایک بہت لمبے عرصے تک حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ سے خونی تعلق رکھنے والوں نے دین کی عظیم الشان خدمت کی ہے-

اسی پہلو سے اکثر شیعہ ائمہ کی ہمارے دل میں گہری عزت بھی ہے اور گہری محبت بھی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بھلائی میں ان کو دنیا سے الگ رکھنے کی جو آپ کے ہاتھ سے کوشش ہو سکتی تھی وہ کی- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت میں آپ نے ایسے وقت میں جبکہ آپ کے ہاتھوں پر چکی چلاتے ہوئے چھالے پڑ گئے چھوٹی سی بچی تھیں اپنے باپ کو یہ کہلا کے بھیجا کہ یہ میرا حال ہے آپ نے فرمایا تمہیں میں دین کی ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ جو تمہیں خدا کی نظر میں مقبول کرنے والی ہوں-ان معصوم ہاتھوں کی کوئی پرواہ نہیں کی-کیوں نہیں کی؟ آپ کو بے حد محبت تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن محبت سچی تھی جس طرح محبت خدا کے لئے خالص تھی اسی طرح اپنے بچوں کی محبت بھی خدا کے لئے خالص تھی اور اھلیکم کا لفظ جو یہاں آتا ہے یہ تنبیہ کر رہا ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں-اگر آپ دین کے لئے اپنے آپ کو خالص سمجھ رہے ہیں اور وہی باتیں اپنے بچوں کے لئے نہیں چاہتے تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کا دین اس حد تک خالص نہیں ہے-چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے جو اولاد آگے چلی ہے وہ اس لئے دیر تک دین میں خالص رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس دین کے خلوص ہی کو اپنے لئے اختیار کئے رکھا تھا-

پس آپ اگر آج اپنے بچوں کے معاملے میں اپنے دین کو خالص کریں اور یہ ضروری اس لئے ہے کہ ﴿واجعلنا للمتقین اماما﴾ کی دعا ہو ہی نہیں سکتی اگر یہ نہ کریں-ایک طرف خدا سے دعا مانگیں کہ ہماری آنے والی نسلیں متقی ہوں اس میں اولاد بھی شامل ہے اور دیگر پیچھے چلنے والے بھی یعنی اول طور پر اولاد ہے تو اولاد کے لئے اگر آپ یہ دعا نہ کریں اور خالص دین کے ساتھ نہ کریں تو پھر یہ دعا اکارت جائے گی اور اگر اولاد کو اس میں شامل رکھیں گے تو ﴿مخلصاً لہ الدین﴾ کا یہ معنی آپ کو پیش نظر رکھنا ہوگا-ان کو سمجھائیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی نعمتوں کو پھر خدا کی راہ میں خرچ کریں، خدا کے لئے خالص کریں اور مزہ نہ اٹھائیں دنیا کی نعمتوں کا جب تک ان کا خدا سے تعلق نہ ہو-یہ تو ناممکن ہے کہ آپ اپنی اولاد کو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی خاک پا کی طرح بنا سکیں لیکن خاک پا بنانے کی کوشش کرنا یہ لازم ہے کیونکہ اس خاک میں بھی وہ رنگ ہیں جو رسول اللہ کی سیرت کے رنگ ہیں-

دیکھو ایک گل کا اثر اس مٹی میں ہو جاتا ہے جس مٹی سے گل نکلتا ہے-گل نکلنے سے پہلے وہ مٹی اور رنگ رکھتی ہے لیکن پھولوں کی کیاری میں خوشنما نہیں لگتی اس کی مٹی میں بھی ویسے رنگ آنے لگتے ہیں جو پھول میں ہوتے ہیں اس لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی خاک پا کا جو میں نے ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں-حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تو فرماتے ہیں آل محمدؐ کی گلیوں کی خاک بھی مجھے پیاری ہے-یہ آل محمدؐ وہ آل محمد ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں جس کو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ نے اپنے رستوں پر چلنا سکھایا اور ہمیشہ ترجیحات دین کو دیں یہاں تک کہ ان کی فطرت ثانیہ بن گئی ان کی نسلیں دیکھو دیر تک محفوظ رہیں اور ائمہ سے آگے ائمہ پیدا ہوتے رہے اس میں کوئی شک نہیں-

اگر آپ اگلی دنیا میں ظاہر ہونے والی اپنی اولاد پر رحم کرنا چاہتے ہیں، اگر کل جو آپ کی اولاد دنیا کو دکھائے گی اس پر نظر رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ابھی سے اپنی اولاد کو بھی ﴿مخلصاً لہ الدین﴾ بنانے کی کوشش کریں-اگر یہ کریں گے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ نسلیں جب تک خدا تعالیٰ کا قانون اجازت دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا قانون بعض دفعہ اجازت نہیں دیتا اس لئے وہ نسلیں بگڑ جاتی ہیں- بعض دفعہ خدا کا قانون نیک لوگوں کی اولاد کو بھی کھلی چھٹی دے دیتا ہے چاہے تو یہ کریں چاہے تو وہ کریں یہ قانون اگر نیکی کے لئے استعمال ہو تو وہ ترقی کرتی چلی جاتی ہیں مگر بدی کی طرف جھکنے کا ان کا اختیار نہیں کھینچا جاتا جو بدی کی طرف جھک جائیں تو پھر ان کی سزا بھی بعض دفعہ دوہری سزا ہوتی ہے-

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی ازواج مطہرات کے متعلق خدا نے یہی بتایا کہ دیکھو تم اگر نیکیوں پر قائم رہیں، تقویٰ پر اور عصمت پر قائم رہیں تو تمہارا دوہرا اجر ہوگا-بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ناانصافی ہے یہ، رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا دوہرا اجر اور باقیوں کا نہیں لیکن ساتھ ہی فرمایا اگر ہٹو گی تو سزا بھی دوہری ملے گی-تو اجر کے ساتھ اگر سزا بھی بڑھتی چلی جائے تو یہ انصاف قائم رہتا ہے-پس آنے والی نسلوں میں اگر آپ متقی ہوئے اور لمبے عرصے تک آپ کی نسلیں متقی رہیں اگر وہ رستے سے ہٹیں گی تو ان کی سزا بھی دوہری ہوگی اس لئے اپنی نسلوں کی فکر کریں اور ابھی سے ان کی طرف توجہ دیں اور اس وقت جو مضمون میں نے چھیڑا ہے میرے نزدیک اس وقت روحانی نسلیں تھیں-

﴿واجعلنا للمتقین اماما﴾ میں میرے نزدیک اس وقت نئے آنے والے احمدی ہیں تیس لاکھ ایک سال میں ہوئے ہیں- تیس لاکھ کی ذمہ داریاں ادا کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے اس سلسلے میں میں مبلغین کو کچھ جلسے پر عام ہدایات بھی دے چکا ہوں کچھ الگ ہدایات بھی دے چکا ہوں مزید انشاء اللہ سارا سال ان کو مطلع کرتا رہوں گا کہ یہ بھی کرو، وہ بھی کرو تاکہ ہم اپنی روحانی اولاد کی آئندہ کے لئے فکر کرنے والے ہوں اور اگر نہیں کرتے تو پھر اس عددی برتری کو کوئی بھی حیثیت حاصل نہیں محض ایک ذلت کی دوڑ میں ہم شامل ہونے والے ہوں گے غیر بھی نعرے لگائیں گے کہ ہمارے پیچھے اتنے چلنے والے ہیں ہم بھی نعرے لگائیں گے کہ ہمارے پیچھے اتنے چلنے والے ہیں-ہمارا فخر تب جائز ہوگا اگر "پدرم سلطان بود" ہی نہ ہو بلکہ اولاد میں سلطانی کی خوشبوئیں آئیں-اولاد کی کلاہ بھی سلطانی کلاہ ہو-

تو اس پہلو سے آپ کے لئے لازم ہے کہ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں یعنی روحانی نسلوں کی طرف ابھی سے متوجہ ہوں باریکی کے ساتھ ان کا خیال رکھیں- جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہدایات مختلف دی جاتی ہیں دی جاتی رہیں گی اور اور ہدایات بھی انشاء اللہ آپ کو وقتاً فوقتاً دی جائیں گی- میرے ذہن میں جو پروگرام ہے اس کو اکٹھا میں کھول نہیں سکتا کیونکہ زیادہ بوجھ پڑ جائے تو لوگ بھول جاتے ہیں زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا فلسفہ بھی ہم نے قرآن کریم سے سیکھا ہے قرآن کریم فرماتا ہے ﴿لا یکلف اللہ نفساً الا

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specialized

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcomed

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

وسعھا﴾- تو آپ کے ساتھ، آپ کے اوپر جو کاموں کے بوجھ ڈالوں گا میں اس قانون کے تابع آپ کی وسعت بھی ساتھ ساتھ بڑھاؤں گا یعنی اللہ بڑھائے گا اور میں عرض کروں گا اور کوشش یہ کروں گا کہ جتنی جتنی وسعت آپ کی بڑھتی جاتی ہے اتنا اتنا بوجھ بھی آپ کا بڑھاتا جاؤں گا۔

وسعت کے بعد جو بوجھ ہے وہ بوجھ لگتا نہیں کرتا یہ مزے کی بات ہے۔ ایک انسان جو کمزور ہو اور چار سیر وزن بھی نہ اٹھا سکتا ہو اس پر من ڈال دیں تو وہ ٹوٹ کر گر جائے گا ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائے گا مگر جو من اٹھا سکتا ہو اس کے اوپر اس سے نیچے نیچے جتنے بوجھ ڈالیں وہ ہنسی خوشی کے ساتھ دوڑتا ہوا اس بوجھ کو اٹھالے گا۔ بوجھ ہمیشہ اس وقت محسوس ہوتا ہے جب طاقت سے بڑھ جائے یاد رکھیں یہ قانون قدرت ہے آپ اگر دس میل آرام سے چل سکتے ہیں جب گیارھواں میل شروع کریں گے تب آپ تھکیں گے۔ اگر آپ نصف میل چل سکتے ہیں نصف میل آرام سے ٹہلیں، چلیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور روزانہ جسم میں مزید طاقت آتی چلی جائے گی بشاشت آتی چلی جائے گی جب آپ نصف کو ایک دم ایک بنانے کی کوشش کریں گے، آپ مارے جائیں گے۔

تو "الا وسعھا" میں بے شمار پیغامات ہیں ہمارے لئے۔ ہم نے جو آگے دنیا کا نقشہ بنانا ہے جماعت کی تربیت کرنی ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ مجھے "الا وسعھا" کے مضمون پر غور کرنے سے بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔ وسعتیں بڑھائی جائیں جب اس وسعت پر انسان خوش ہو جائے اور ہنسی خوشی کرنے لگے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری وسعتیں پھیل کر ہماری ضروریات کے مطابق ہو جائیں گی۔ تیس لاکھ انسان خدا ہمیں نہ دیتا اگر خدا کے نزدیک ہماری یہ وسعت نہ ہوتی پھر اس بات کا مجھے کامل یقین ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہماری وسعت کیا تقاضے کرتی ہے اس میں وسعت کے اندر رہتے ہوئے تھوڑی تھوڑی وسعتیں اور بڑھانے کی ضرورت پڑی رہتی ہے۔ ایک انسان کی وسعت پیدائشی طور پر بہت ہو سکتی ہے مگر بچے کو سکھانا تو پڑتا ہے جب وہ سیکھتا ہے تو پھر معلوم ہو جاتا ہے کہ میری وسعت کیا تھی۔

تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو فضل ہم پر نازل ہوئے ہیں ہماری وسعت کے مطابق ہیں یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نعمتیں ہمیں عطا فرماتا اگر اس کے نزدیک ہماری وسعت کے اندر ان کو سنبھالنا نہ ہوتا۔ **اپنی وسعتوں کے اس حصے کو بڑھادیں جو ابھی تک آپ سے کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک عبادت کے اس مضمون پر چل کر جو میں نے بیان کیا ہے اپنی وسعتوں کو بہت بڑھا سکتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ ساری ﴿مخلصاً له الدّين﴾ بنے یعنی بننے کی کوشش شروع کردے تو اتنی عظیم وسعتیں عطا ہوں گی کہ ان کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔** ایک سال میں تیس لاکھ کیا کروڑ بھی ہو جائیں گے تو آپ کی وسعت کے اندر رہیں گے۔ پس آئندہ کی ترقیات اگر خدا سے مانگنی ہیں تو جو عطا ہوئی ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ ان کے شکر کا حق ادا کریں ان کو سنبھالنے کا حق ادا کریں اور اس حق کو ادا کرنے کے لئے اپنا حق ادا کرنا سب سے بڑی ذمہ داری ہے یہاں سے کام چلیں گے اپنا حق ادا کریں اپنے اہل و عیال کا حق ادا کریں پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آنے والے جتنے بھی ہوں لاکھوں ہوں کروڑوں ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وسعت کے دائرے میں رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے لئے دعا کرنی لازم ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے رہیں اپنے لئے بھی، اپنی اولاد کے لئے بھی اور باقی سب کے لئے بھی خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

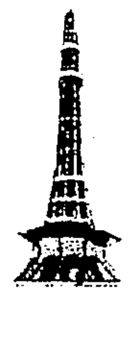

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

بقیہ مختصرات از صفحہ اول

گریفائٹس کا تفصیلی تذکرہ ہوا۔

منگل، ۲/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰۳ جو سورہ القصص کی آیات ۸۳ تا آخر اور سورہ العنکبوت کی آیات ۱ تا ۱۱ کی تفسیر اور ترجمہ پر مشتمل تھی ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔

آیت نمبر ۸۴ میں عوام اور قوموں کے لئے حقیقی سربلندی کا راز بتایا گیا ہے کہ آخرت کے گھر کی عظمت ہم ان لوگوں کو عطا کرتے ہیں جو اس دنیا میں نہ علو مرتبت کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ ہی فساد برپا کرتے ہیں۔ قومی اور ذاتی اقتدار کی ہوس ہمیشہ فتنوں اور جنگوں پر منتج ہوتی ہے اور لفظ متقی بتاتا ہے کہ انبیاء کے ذریعے جب خدا تعالیٰ دخل دیتا ہے تو وہ آخری نتیجے کے طور پر باوجود کمزور ہونے کے غالب کئے جاتے ہیں۔ آیت نمبر ۸۵ کے ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا دائمی قانون ہے کہ نیکی کا بدلہ بہتر دیا جائے گا۔ سائنس دان جو محنت کر کے مفید ایجادات کے لئے محنت کرتے ہیں ان کی دنیاوی کمائی کو ان کی محنت سے کہیں زیادہ پھل ملتا ہے۔ لیکن برائی کا بدلہ بدی سے زیادہ نہیں دیا جاتا۔ آیت نمبر ۸۶ میں مکہ سے ہجرت کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے اور یہ سورہ مکہ کے اوائل زمانہ میں نازل ہوئی جس وقت ہجرت کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہجرت کے بعد کامیاب مراجعت بھی اسی آیت میں بتادی گئی ہے۔ آیت نمبر ۸۷ میں خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے متعلق بتاتا ہے کہ آپ ہرگز کسی کتاب کی اپنے اوپر وحی کئے جانے کے تمنائیں رکھتے تھے اور صرف رحمت کے طور پر خدا نے آپ کو کتاب عطا کی۔

اس کے بعد سورہ العنکبوت شروع کی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ جن جن جانوروں کے نام پر قرآن مجید میں سورتیں ہیں ان میں ضرور کوئی خاص بات ہے۔ اس لئے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ان جانوروں کے غیر معمولی اوصاف اور خصوصیات اور حکمت کے متعلق ریسرچ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مکڑی کا دھاگہ فولاد سے بھی مضبوط ہوتا ہے لیکن اس کے بنے ہوئے گھر کو خدا تعالیٰ نے "اوھن البیوت" قرار دیا ہے۔ ایک گھنٹے کی یہ کلاس علوم و معارف کا سرچشمہ ہوتی ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اسے التزام سے دیکھیں اور سنیں۔

بدھ، ۳/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰۴ براڈکاسٹ کی گئی جو سورہ العنکبوت کی آیات ۱۲ تا ۲۵ کے ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل تھی۔ آیت نمبر ۱۵ میں حضرت نوح کی عمر ۹۵۰ برس کی تشریح حضور نے خوب تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی اور بائبل سے اقتباس بھی پڑھے۔ آیت نمبر ۱۸ میں رزق مہیا کرنے کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا رزق کا نظام ساری دنیا میں بلا تمیز غیرے ایک ہے۔ کوئی ہندو ہو، عیسائی ہو، دہریہ ہو سب کو ملتا ہے۔ اور یہ خدا کی وحدانیت کا ثبوت ہے۔ آیت نمبر ۲۱ میں جو سیر کا ذکر ہے حضور نے فرمایا کہ بدء الخلق کے ضمن میں سائنس دانوں نے جو بھی ریسرچ کی ہے وہ سیر کے نتیجے میں حاصل ہوئی ہے۔

جمعرات، ۴/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۵۴ جو ۲۰/دسمبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی، براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۵/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج فرنچ بولنے والوں کی طرف سے سوالات و جوابات کا دن تھا جو کچھ اس طرح سے تھے:

☆ پرنسس ڈیانا کی ٹریجڈی کے بارے میں حضور انور کی کیا رائے ہے۔ حضور نے فرمایا: بہت افسوسناک حادثہ ہے۔ لیکن مذہبی اعتبار سے میں کچھ نہیں کہوں گا۔ وہ بہت ہمدرد، انسانیت سے محبت کرنے والی اور کئی Charities میں مفید کام کرنے والی تھیں۔ ذاتی اخلاق کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے۔ خدا ان کے اچھے کام قبول فرمائے۔ یو کے کے احمدیوں کو بطور شہری کے قومی افسوس میں شامل ہونا چاہئے۔ اس لئے اپنے مذہب کی حدود کے اندر رہتے ہوئے افسوس میں حصہ لیں۔

☆ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے بعض دفعہ اپنے لئے "ہم" اور بعض دفعہ "میں" کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں؟

☆ قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مردے کبھی زمین پر واپس نہیں آتے لیکن Benin میں بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم مردوں کو دیکھتے ہیں۔ یہ کیسے ہے؟

حضور انور نے فرمایا: یہ کبھی نہیں ہو سکتا سوائے خواب کے۔ یہ صرف قدیم توہمات کا نتیجہ ہے۔ لاش کو یا جلایا جاتا ہے یا دفن کیا جاتا ہے۔ اگر وہ واقعی دنیا میں آجاتے ہیں تو لباس کہاں سے آتا ہے۔ اس لئے ایسی باتوں کو حقیقت کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔

☆ ہم آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں لیکن ہم انہیں جانتے نہیں۔ کیا ہم آپ سے اگلی دنیا میں مصافحہ کر سکیں گے؟ حضور انور نے فرمایا: جب جسم ہی نہیں ہو گا تو مصافحہ کیسے ہو گا۔ ہاں جو آنحضرت ﷺ سے پیار کرتے ہیں حوض کوثر کے پاس ان کی روحانی ملاقات ضرور ہو سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ ہو گی۔

☆ اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھا ہے کہ بعض دفعہ وحی آزمائش کے لئے نازل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کو آزمائش کے طور پر کیوں وحی نازل فرماتا ہے؟ حضور انور نے وحی کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور "حقیقۃ الوحی" پڑھنے کا مشورہ دیا۔

☆ احمدی لوگ فلسطین کی مقدس جگہوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ جواباً فرمایا کہ بہت عرصہ قبل یہودیوں نے فلسطین میں مسلمانوں سے زمینیں خریدنی شروع کیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے متنبہ فرمایا کہ ایسا نہ کرو لیکن کسی نے نہ سنی۔ اس لئے کون کہتا ہے کہ ہم نے مدد نہیں کی۔ ہر دفعہ مسلمانوں نے یہودیوں سے جنگ کی اور نقصان اٹھایا جسے وہ جہاد کہتے ہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کا جہاد نہیں ہے۔ اس قسم کی حرکتوں میں احمدی مدد نہیں دے سکتے۔ آنحضرت ﷺ کے طریقہ جہاد سے عقلمندی کے ساتھ اب بھی یہودیوں کو رام کیا جا سکتا ہے۔

☆ قرآن میں جو سات آسمانوں کا ذکر کیا گیا ہے سات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سات ایک مکمل عدد ہے۔ مذہب اور انسان کی تخلیق سے بہت پہلے سے سات دن کا ہفتہ چلا آرہا ہے۔ اس لئے یہ قدیم مذہبی حقائق ہیں۔ (ا-م-ج)

”یکہ یوسف“ کی زیارت اور ”اِس مِسا“ کا غار

(مظفر چوہدری- ربوہ)

ضلع مردان میں صوابی ایک اہم تحصیل ہے جو تمباکو کے کارخانوں کی وجہ سے معروف ہے۔ اس تحصیل میں ایک گاؤں اسماعیلیہ ہے۔ اس کے بالکل قریب زیدہ کا علاقہ ہے اور کچھ فاصلے پر ”ٹوپی“ کی مشہور جگہ ہے جہاں ۱۹۷۴ء میں کئی احمدیوں کو شہادت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اسماعیلیہ میں ایک پہاڑی ہے جسے پنج پیر کہتے ہیں یعنی وہ جگہ جہاں پانچ پیروں نے قیام کیا تھا۔

اس پہاڑی کو دیکھنے کے لئے خاکسار مظفر احمد، مکرم امین الرحمان صاحب، مبارک علی صاحب اور پشاور کے مظفر خان صاحب جو ایک نہایت مخلص خادم سلسلہ ہیں اپنے قیمتی وقت میں سے پورا ایک دن وقف کر کے ہمارے ساتھ مردان گئے۔ وہ اسماعیلیہ کے ہی رہنے والے ہیں اور ۱۹۷۴ء کے فسادات کے بعد انہوں نے یہ گاؤں چھوڑ دیا تھا۔

پہلے ہم شہباز گڑھی گئے اور وہاں سے ”کھڑہ مار“ نامی پہاڑ دیکھا جس کے اوپر یکہ یوسف کی زیارت ہے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی نے اپنی کتاب ’عیسیٰ در کشمیر‘ میں اس پہاڑ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس پر یکہ یوسف کی زیارت ہے جو نہایت متبرک خیال کی جاتی ہے۔ اور اس کے اردگرد کا جنگل بھی لوگ نہیں کاٹتے۔ قاضی صاحب کا خیال ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ یکہ یوسو ہو یعنی اکیلا یسوع اور بعد میں یکہ یوسف ہو گیا ہو۔

ہم نے جو معلومات اکٹھی کیں ان کے مطابق اس پہاڑ پر یکہ یوسف کی قبر نہیں بلکہ زیارت ہے یعنی وہ یہاں بیٹھا تھا۔ زمانہ قریب میں اسے قبر بنانے کی کوشش کی گئی لیکن اکثر لوگ اسے زیارت ہی کہتے ہیں۔

پہلے یکہ یوسف کی زیارت کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ اس کے اردگرد کا جنگل متبرک سمجھا جاتا تھا اور وہاں سے لکڑی لانا گناہ سمجھا جاتا تھا، نذریں مانی جاتی تھیں اور مریض کو پہاڑی کی چوٹی پر زیارت پر لے جا کر وہاں اس کے لئے جانوروں کی قربانی بھی دی جاتی تھی۔ ہم سے ایک آدمی نے اپنی دادی کا واقعہ بیان کیا جس نے اپنے مریض بیٹے کے لئے زیارت پر قربانی کی منت مانی لیکن بعد میں بھول گئی اور آخر اسے یہ قربانی دینا پڑی۔ اس سے ان لوگوں کا اس زیارت پر اعتقاد ثابت ہوتا ہے۔ اس یکہ یوسف سے ایک رومانی طرز کی داستان بھی منسوب تھی جسے ایک مقامی شاعر نے جو آج کل ایک قتل کے سلسلے میں مفرور ہے منظوم بھی کیا اور اس قصے نے عام شہرت حاصل کر لی۔ پھر اس پر پشتو میں فلم بھی بنی جو پشتو کی ابتدائی فلم تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ مقدس کردار ایک رومانوی ہیرو کی شکل اختیار کرنے لگا ہے۔ مقامی لوگ اس بات پر قدرے ناراض بھی معلوم ہوتے ہیں کہ ان کے ایک بزرگ کو غلط انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔

پشاور کے قصہ خوانی بازار سے میں نے یہ رومانوی منظوم قصہ چند روپوں میں خریدا۔

داستان میں یہ بیان بھی ہے کہ یکہ یوسف جس کے باپ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا اس کی محبوبہ کی بھیڑ گم گئی تو یکہ یوسف نے پہاڑوں کی خطرناک کھائیوں میں جا کر اس کی بھیڑ تلاش کی۔

مقامی لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے شجروں میں یکہ یوسف کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہم میں اس کی کوئی اولاد آباد ہے، نہ وہ ہم میں سے تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی پہلی آبادکاری سے قبل سے یہ زیارت موجود ہے۔

قصے میں اس کردار یکہ یوسف کو اکبر بادشاہ کے زمانے میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کوئی مستند بات نہیں کیونکہ پٹھانوں میں بابر بادشاہ اور اکبر بادشاہ کو ان کی پٹھانوں سے جنگوں کی وجہ سے لوک ادب میں جگہ مل چکی ہے۔

میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ یکہ یوسو اور یکہ یوسف میں صوتی تطبیق ممکن ہے کہ نہیں لیکن وادی ہنزہ کی مقدس چٹان کے ایک Inscription سے اگر اس کا تقابل کیا جائے تو ممکن ہے کوئی صورت سامنے آئے۔ یہ انسکرپشن خروشتی رسم الخط (آرامی رسم الخط کی ایک شکل) میں ہے اور اس کی عبارت یوں ہے

دہر اوانا (یا) داپترو

کاہایوسو ہکو

سام ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۴، ۴، رافینا (؟) پترو

روادا مھور وادا

اس عبارت میں ”کاہایوسو ہکو“ کے الفاظ قابل غور ہیں یعنی کاہن یوسو اکیلا (اکو = پنجابی ہندی)۔

☆......☆......☆......☆

”اِس مِسا“ کا غار

اس کے بعد ہم اسماعیلیہ گئے اور وہاں پنج پیر کی پہاڑی دیکھی۔ یہ گاؤں ایسی جگہ واقع ہے جہاں سے بلندی پر سے ہزارہ کی پہاڑیاں دیکھی جا سکتی ہیں اور یہاں سے تربیلا (طور بیلا) ڈیم کی طرف راستہ جاتا ہے۔

مکرم مظفر احمد خان صاحب ہمیں علاقے کے ایک معزز بزرگ امیر عالم خان صاحب کے پاس لے گئے جن سے ہم نے اس علاقے کے رسم و رواج کے بارے میں انٹرویو لیا۔

پنج پیر کی تاریخ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ اس کے بارے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں کورو پانڈو پانچ بھائیوں کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ دوسرے یہ کہ پانچ بزرگ اس پہاڑ پر بیٹھے تھے۔

اس پر مکرم مظفر خان صاحب کو یاد آیا کہ وہ بچپن میں اس پہاڑ کے ایک غار کو ”اِس مِسا“ کہا کرتے تھے۔ انہوں نے آس پاس سے گزرنے والے لڑکوں کو بلایا اور پوچھا کہ بتاؤ اس پہاڑ میں جو فلاں غار ہے اس کو تم کیا کہتے ہو۔ ہر ایک نے بلا تامل جواب دیا کہ ”اِس مِسا“۔ اس پہاڑ میں ایک غار اور بھی ہے جو کہ ”دابڈانو غار“ یعنی بوڑھوں کا غار کہلاتا ہے۔

ہم نے مقامی لوگوں سے ”اِس مِسا“ کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہماری زبان میں اس کا مطلب بس یہ غار ہی ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ ”اِس مِسا“ پشتو زبان کا لفظ نہیں ہے اور صرف اس پہاڑ کے آس پاس آباد لوگوں میں مستعمل ہے۔ خود مظفر خان صاحب کا جو پشتو زبان کے عالم اور ممتاز شاعر ہیں یہ بیان تھا کہ ”اِس مِسا“ اس غار کے علاوہ اور کہیں استعمال نہیں ہوتا۔ تاہم ایک مقامی لڑکے نے بتایا کہ نوشہرہ میں بھی ایک غار کا نام ”اِس مِسا“ ہے (لیکن مزید تفصیلات معلوم نہیں کی جا سکیں)۔ ہمارے نزدیک ”اِس مِسا“ دراصل عیسیٰ مسیح کا پشتو مخفف ہے۔ جو پشتو کے قواعد تخفیف کے عین مطابق ہے۔

ایک ثبوت اس بات کا کہ قدیم زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعض علاقوں میں عیسیٰ مسیحا کہلائے یہ ہے کہ عراق اور ایران کے صابی یعنی وہ لوگ جو ”حضرت یحیٰ کا فرقہ“ کہلاتے ہیں حضرت عیسیٰ کو ”عیسیٰ مسیحا“ کہتے ہیں۔

پشاور میں صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے پنج پیر کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی تھی اور ان کی رائے میں حضرت مسیح اور ان کے حواریوں کی نسبت سے یہ پہاڑی پنج پیر کہلاتی ہے۔

پنج پیر ایک ایسا لفظ ہے جو ہندوستان کے تقریباً ہر مذہب اور مسلک میں پایا جاتا ہے۔

☆ہندو کورو پانڈوں کے حوالے سے ان پانچ بھائیوں سے ایسی یادگاروں کو منسوب کرتے ہیں۔

☆مسلمان ایسی یادگاروں کو پنج پیر کہتے ہیں اور بہت زیادہ اختلاف ہے کہ پانچ پیر کون تھے۔ بعض اہل بیت کو پانچ پیر (پنج تن پاک) قرار دیتے ہیں اور بعض صوفیاء کے ایک گروہ کو اور بعض دوسروں کو۔

☆سکھوں میں بھی پنج پیارے منتخب کرنے کا تصور یہیں سے اخذ شدہ معلوم ہوتا ہے۔

بہت سے مقامات پنج پیر سے منسوب ہیں۔ ایک روایت ہے کہ جلال آباد کی وادیٔ پنج شیر، پانچ بزرگوں سے منسوب ہے۔ جبکہ ہندو کہتے ہیں کہ یہ پانڈو بھائیوں سے منسوب ہے۔

مردان میں مذکورہ پنج پیر کا علاقہ، کشمیر میں بہت سے مقامات ہیں مثلاً پنجار، پنجیاری اور سب سے اہم پیر پنجال کا سلسلہ کوہ ہے جس کے بارہ میں روایت ہے کہ پانچ پیر یہاں سے گزرے تھے اور انہی سے درہ پیر پنجال مشہور ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

پنج پیر سے دراصل کیا مراد ہے اس کے بارہ میں ایک الگ مضمون زیر ترتیب ہے۔ (انشاء اللہ)۔

☆......☆......☆

جستہ جستہ

برکت کا نشان

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشان پائے جاتے ہیں۔ میں نے اس قسم کے برکت کے نشان بارہا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء اور اہل بیت کے وجودوں میں ملاحظہ کئے ہیں۔ مثال کے طور پر دو واقعات یہاں پر درج کرتا ہوں ورنہ واقعات تو بہت ہیں۔

ایک دفعہ جب لاہور میں مقیم تھا اور مسجد احمدیہ میں بیٹھا ہوا تھا تو اچانک حضرت ام المومنین دامت برکاتہا و رضی اللہ عنہا مسجد دیکھنے کے لئے وہاں تشریف لائیں۔ حضرت قدسیہ کی آمد پر مجھے تحریک ہوئی کہ آپ کی خدمت میں کچھ رقم بطور نذرانہ پیش کروں۔ لیکن اس وقت میری جیب میں صرف تین روپے نکلے۔ مجھے یہ رقم بہت حقیر اور قلیل معلوم ہوئی۔ لیکن مجبوراً اسی کو حضرت ممدوحہ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اس کو خوشی سے قبول فرمایا اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا۔

مسجد دیکھنے کے بعد آپ حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئیں۔ ابھی آدھ گھنٹہ گزرا تھا کہ ایک معزز احمدی نے اپنا ملازم بھجوایا۔ اور خواہش کی کہ میں ان کے گھر جا کر چائے پیوں۔ جب میں چائے سے فارغ ہوا اور واپس آنے لگا تو انہوں نے میری جیب میں کچھ کاغذ ڈال دئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید دعا کے لئے انہوں نے کچھ لکھ کر میری جیب میں ڈالا ہے اور اس کو زبانی بیان کرنا انہوں نے مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن جب میں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھے تو دس دس کے تین نوٹ یعنی مبلغ تیس (۳۰) روپیہ تھے۔

ان صاحب نے بتایا کہ تھوڑی دیر پہلے میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کو چائے پر بلاؤں۔ اور آپ کی خدمت میں کچھ رقم پیش کروں۔ میں نے یقین کر لیا کہ یہ حضرت ام المومنین اعلی اللہ درجاتہا کی بابرکت توجہ کا نتیجہ ہے۔

☆......☆......☆

ایک اور واقعہ

عرصہ کی بات ہے کہ میں کسی کام کے لئے گھر سے نکلا۔ بازار میں مجھے دفتر کا آدمی ملا۔ اور اس نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قصر خلافت میں یاد فرمایا ہے۔ میں سیدھا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا اور اپنے حاضر ہونے کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کوئی رقم نہ تھی۔ میرے دل میں حضور کی خدمت میں خالی ہاتھ جانے سے انقباض محسوس ہوا۔ چنانچہ میں نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ایک کارکن سے مبلغ دس روپے بطور قرض لئے اور عند الملاقات حضور کی خدمت میں یہ حقیر رقم پیش کر دی جو حضور نے ازراہ نوازش کریمانہ قبول فرمالی۔

جب میں ملاقات سے فارغ ہو کر نیچے دفتر میں آیا تو اتفاق سے ایک معزز احمدی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں نے آپ کے گھر ملاقات کے لئے جانا تھا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ یہیں پر ملاقات ہو گئی۔ اور ایک بند لفافہ میرے ہاتھ میں دیا جس میں مبلغ یکصد روپیہ کے نوٹ تھے۔

یہ رقم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود کا نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ سب انبیاء، خلفاء اور اصفیاء و اولیاء اور ان کی آل و اولاد پر اپنی بے شمار رحمتیں اور فضل تاابد فرماتا رہے۔ آمین۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ ۱۷۵، ۱۷۷)

☆......☆......☆

خاتم النبیّین کے اجماعی معنے

(از قلم: مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مرحوم)

بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین قرار دیا ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے معنی ہیں "تمام انبیاء کو ختم کرنے والا" اس میں سے نہ تو کوئی مستثنیٰ ہے اور نہ ہی ان معنوں کی تخصیص جائز ہے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں سے استثناء کرنا یا تخصیص کرنا کفر ہے اور جو ایسا کرے وہ کافر ہے۔ اس کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ پھر :

۱۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے سرور کونین سید الثقلین محمد ﷺ کے متعلق جنہوں نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ آخری زمانہ میں نبی اللہ عیسیٰ کو ان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مبعوث کیا جائے گا۔

۲۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے ان تمام صحابہ کرام اور محدثین کے متعلق جنہوں نے نزول مسیح کی احادیث کو روایت کیا اور تواتر سے روایت کیا اور ساتھ ہی یقین ظاہر کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں آنا برحق ہے اور وہ نبی اللہ ہوگا۔

۳۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے کہ تمام اہل السنّت والجماعت کے ائمہ اور مقلدین کے متعلق جو اس اعتقاد پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشگوئی یقینی ہے۔ وہ یقیناً آئیں گے اور اسلام کو دنیا پر غالب کریں گے اور دجالی فتنے کا ازالہ فرمائیں گے۔

۴۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے ان تمام متکلمین اور مفسرین کے متعلق جنہوں نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ساتھ ہی عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کو تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ تبع شریعت محمدیہ ہو کر آئیں گے اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔

۵۔ پھر ان علماء کا کیا فتویٰ ہے ان علماء کرام اور ائمہ عظام کے بارے میں جنہوں نے خاتم النبیین کے معنے اور تفسیر ایسی بیان کی ہے جو اس مطلب سے زیادہ اعلیٰ اور مطلب خیز ہے اور وہ امتی نبی کے آنے میں روک بھی نہیں بن سکتی......

۶۔ پھر خاتم النبیین کے معنی "تمام انبیاء کو ختم کرنے والا" بالکل مبہم ہیں، سوال یہ ہے کہ جو انبیاء گزر چکے اور وفات پا گئے ہیں انہیں بند یا ختم کرنے کے کیا معنی؟ وہ تو پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں اور ایک نبی (عیسیٰ علیہ السلام) جو عوام کے خیال کے مطابق ابھی زندہ تھے انہیں نہ ختم کر سکے اور نہ ہی ان کا آنا بند ہوا۔

☆۷۔ ایک اور سوال بھی اس ترجمہ کے متعلق یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی بھیجنا یا نہ بھیجنا کس کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کا یا نبی کریم ﷺ کا؟

قرآن کریم (سورہ الدخان آیت ۴، ۵) میں فرمایا "انا کنا مرسلین" کہ ہم ہی رسول بھیجتے ہیں۔ پس جب رسول بھیجنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو بند کرنا یا ختم کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس طرح خاتم النبیین تو خدا کی صفت قرار پائی۔ وہی مرسل النبیین ہوا اور وہی خاتم النبیین ہوا۔ حالانکہ قرآن مجید کی گواہی یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

۸۔ پھر دوسرے انبیاء تو ہمیشہ خواہش کرتے بلکہ دعا مانگتے رہے کہ خدا تعالیٰ ان کے متبعین کو بڑے روحانی درجات عطا فرمائے اور اپنے قرب سے انہیں نوازتا رہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں ہمارے سامنے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اعلان ہو گیا کہ میری امت میں سے کسی کو نبوت کا اعلیٰ اور بلند مرتبہ نصیب نہ ہوگا کیا یہی فضیلت ہے جو آپ کو عطا کی گئی، کیا یہی اعلیٰ درجہ ہے جو آپ کی امت کے حصہ میں آیا؟ پہلی امتوں میں شہداء اور صدیقین کے علاوہ خدا تعالیٰ انبیاء بھی مبعوث فرماتا رہا لیکن اس امت میں شہداء اور صدیقین تو ہونگے مگر کسی فرد کو نبوت کے شرف سے نہ نوازا جائے گا۔ شیخ رشید رضا " من یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین "کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"ھذہ الاصناف الاربعة ھم صفوة اللہ من عبادہ و قد کانوا موجودین فی کل امة . ومن اطاع اللہ والرسول من ھذہ الامة کان منھم و حشر یوم القیامة معھم. لانه و قد ختم اللہ النبوة والرسالة لابد ان یرتقی فی الاتباع الیٰ درجة احد الاصناف الثلثة: الصدیقین والشھداء والصلحین".

(تفسیر القرآن الحکیم جزء ۵ صفحہ ۲۴۷)

کہ یہ چار قسمیں (نبی، صدیق، شہید اور صالح) خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں اور یہ لوگ پہلی تمام امتوں میں موجود تھے اور اس امت میں جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ ان میں سے ہوگا اور قیامت کے دن ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کو ختم کر دیا ہے اس لئے آئندہ ان تین قسموں میں سے کسی ایک قسم تک ہی ترقی ہو سکے گی یعنی صدیق، شہید اور صالح تک۔

ہم پوچھتے ہیں کہ پھر امت اسلام کی فضیلت کیا ہوئی؟ پھر کس وجہ سے اس امت کو خیر امت کہا جائے؟ جب ختم نبوت کے یہ معنی لئے جائیں کہ اس امت میں کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا آخر اسے کیوں بہترین امت تسلیم کیا جائے۔ صرف دعویٰ ہی تو کافی نہیں ہو سکتا۔

تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی، عیسائی بلکہ مجوسی اور عرب لوگ ہمیشہ اپنے دین کو زیادہ اعلیٰ قرار دیتے۔ لکھا ہے :

"افتخر اھل الادیان فقالت الیھود کتابنا خیر الکتب و اکرمھا علی اللہ و نبینا اکرم الانبیاء علی اللہ موسیٰ خلابه و کلمه نجیا و دیننا خیر الادیان و قالت النصاری عیسیٰ خاتم النبیین اتاہ اللہ التوراة والانجیل ولو ادرکه محمد اتبعه و دیننا خیر الدین و قالت المجوس و کفار العرب دیننا اقدم الادیان و خیرھا وقال المسلمون محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء و سیدالرسل"۔

(تفسیر الدر المنثور جزء ۲ صفحہ ۲۲۶)

" یعنی مختلف ادیان کے لوگوں نے فخر کرنا شروع کیا۔ یہود نے کہا کہ ہماری کتاب (توراۃ) سب سے افضل ہے۔ اللہ نے اس سے تخلیہ میں سرگوشیاں کیں اور کلام کیا، عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خاتم النبیین ہے اللہ نے اسے توراۃ بھی دی اور انجیل بھی، اگر محمد اس کا زمانہ پاتا تو اس کی پیروی کرتا اور ہمارا دین بہتر ہے اور مسلمانوں نے کہا کہ محمدؐ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور تمام رسولوں کے سردار ہیں"۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

مشتری کی سطح اور فضا کا احوال

مشتری جسے انگریزی میں Jupiter کہتے ہیں ہمارے نظام شمسی کا سب سے بڑا کرہ ہے۔ توہم پرست لوگ ہر بڑی چیز کو خدا سمجھ بیٹھتے ہیں۔ یہی حال کسی زمانہ میں رومیوں کا تھا۔ چنانچہ رومی لوگ مشتری کو دیوتاؤں کا دیوتا (god of gods) یا دیوتاؤں کا بادشاہ (King of gods) کہا کرتے تھے۔ اب اس کے بارہ میں کچھ خبریں ملی ہیں جو گلیلیو خلائی جہاز نے وہاں سے روانہ کی ہیں۔

سائنس دانوں کو تجسس تھا کہ پتہ کریں مشتری کی فضا کیسی ہے اور اس کی سطح پر پانی ہے یا نہیں۔ چنانچہ دو سال قبل گلیلیو نے موسم کا حال معلوم کرنے والے جو آلات مشتری پر اتارے تھے انہوں نے جو تصویریں بھیجیں ان سے سائنس دانوں نے اندازہ لگایا کہ مشتری پر پانی موجود نہیں ہے۔ گلیلو اس وقت سے مسلسل مشتری کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے اور مسلسل تصویریں بھیج رہا ہے۔ چنانچہ ماہرین کے مطابق (یہ تصویریں اخباروں میں چھپی ہیں) ان میں سخت گرم پانی کے بادل صاف نظر آتے ہیں۔ یہ بادل متعدد تہوں کی شکل میں ہیں۔ ہر تہہ کی موٹائی مختلف ہے۔ بادلوں کا رنگ سرخ ہے جیسے دور کہیں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ کیلی فورنیا کی Jet Propulsion Laboratory کے سائنس دان کہتے ہیں کہ دو سال قبل پانی نظر نہ آنے کی وجہ یہ تھی کہ ہمارا ننھا موسمی سٹیشن (whether Station) مشتری کے ایسے مقام پر گرا تھا جہاں اس وقت موسم خلاف معمول صاف اور خشک تھا۔

ان تصاویر کے مطابق مشتری کے اوپر کوئی سو کلومیٹر ایمونیا (Amonia) کے بادل ہیں جن میں گھسا نہیں جا سکتا۔ امونیا کے بادلوں کے نیچے کہیں کہیں سفید پانی کے بادل ہیں جو تیزی سے بھاگتے پھرتے ہیں گویا شدید طوفان کی زد میں ہوں۔ ان طوفانوں کی موٹائی بھی ۶۵ تا ۱۰۰ کلومیٹر تک ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ گو بادل تو پانی کے ہیں پر نہ گرجتے ہیں اور نہ برستے ہیں۔ ان تصویروں میں نہ بارش کے آثار نظر آئے ہیں نہ بجلی کی چمک کے۔ بارش نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ مشتری کی فضا (Atmosphere) زمین جیسی نہیں ہے بلکہ ایک ایسے برتن کی طرح ہے جس کا پیندا نہ ہو۔ اس لئے زمین کی طرح بارش سمندروں پر نہیں برستی بلکہ مشتری کے اندرونہ میں جو آگ بھڑک رہی ہے اس کی وجہ سے اس کے سیدھے بخارات ہی بنتے ہیں اور پھر کثیف ہو کر پانی میں بدل جاتے ہیں گویا گرم پانی کا ایک بہت بڑا حمام ہو۔

مشتری کے ارد گرد گیسوں کا اتنا بڑا گھیرا ہے کہ اس نے اپنے مدار میں درجنوں چاندوں کو گھیر رکھا ہے۔ ان میں آکسیجن اور ہائیڈروجن بھی ہیں جو باہم مل کر پانی بناتی ہیں۔ اور سلفر اور کاربن کی بھی کثیر مقدار ہے۔ غالباً یہ عناصر وہاں دمدار ستارے (Comets) لائے ہونگے۔ ہو سکتا ہے کہ زمین پر بھی یہ عناصر اس کی زندگی کی ابتداء میں اسی طرح باہر سے پہنچے ہوں۔ یہ گیسیں بھی تیزی سے حرکت کرتی نظر آتی ہیں تقریباً ایسے ہی جیسے زمین کے اوپر۔ لیکن مشتری کے فضائی طوفان ہماری زمین کی طرح نہیں ہیں جو آئے اور گزر گئے۔ بلکہ جب چلنے پر آتے ہیں تو ہزاروں سال تک چلتے چلے جاتے ہیں۔ مشتری کی فضا مختلف علاقوں میں مختلف ہوتی ہے کہیں نم اور کہیں خشک۔

(بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ۔ ۷ر جون ۱۹۹۷ء)

پچھلے دنوں امریکہ کے Pathfinder نے مریخ کی سطح کا حال بھی سنایا کہ وہاں کی مٹی لوہے کی آمیزش کی وجہ سے سرخ ہے۔ سطح پر چھوٹے بڑے پتھر لاتعداد میں بکھرے پڑے ہیں۔ موسم شدید سرد اور خشک ہے۔ شہب ثاقب بموں کی طرح اس کی سطح پر ہر وقت ٹکراتے رہتے ہیں۔ دن کو درجہ حرارت منفی ۱۲ ڈگری ہے تو رات کو منفی ۷۶۔ ہوا کا دباؤ صرف ۶٫۷۵ ملی بار ہے جبکہ زمین پر اوسط دباؤ اس سے ۱۵۰ گنا زیادہ یعنی ۱۰۱۳٫۲۵ ملی بار ہے۔ اتنے کم دباؤ پر نہ تو کوئی کام ہو سکتا ہے نہ سانس لیا جا سکتا ہے۔ کچھ ایسا ہی حال چاند کی سطح کا چاند پر جانے والوں سے بھی سن چکے ہیں۔ نظام شمسی کے دوسرے کروں اور ہماری کہکشاں کے اکثر کروں کی سطح کا بھی یہی حال نظر آتا ہے۔ اگر یہی حال زمین کی سطح کا بھی ہوتا تو ہمارا وجود کہاں ہوتا۔ ہمارے جسم اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زمین کو تمام قوتیں ودیعت کر دی گئی ہیں اور سطح زمین کو عین ہمارے مناسب حال بنایا گیا ہے۔ دوسرے کروں کے مقابلہ میں زمین ایسے لگتی ہے جیسے پتھروں کے پہاڑ میں کوہ نور ہیرا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانوں کے بیان میں سطح زمین کا بھی ذکر فرمایا ہے جیسے فرمایا "و الی الارض کیف سطحت" (الغاشیہ :۲۱) یعنی کیا دیکھتے نہیں کہ زمین کس طرح بچھائی گئی ہے اور ہموار کی گئی ہے۔ سطح زمین کو قابل رہائش بنانے میں اس کی فضا، ہوا، پانی، مٹی، پہاڑ، سمندر، اس کے مدفون خزائن اور اس پر موجود عناصر اور ان کا صحیح تناسب، باہمی تعلق، سبھی اپنا مفوضہ کردار ادا کرتے ہیں۔ اب جوں جوں مریخ کی سطح کا حال معلوم ہو رہا ہے زمین کی سطح کی قدر و قیمت اتنا ہی ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اور اس موازنہ سے یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ خدا نے بطور خاص سطح زمین کا ذکر بطور انعام کیوں کیا ہے ورنہ ہم تو بچپن سے یہی سنتے آئے تھے کہ جیسی ہماری زمین ہے ایسے ہی دوسرے کروں وغیرہ کی زمین ہے اور چودہ سو سال پہلے سطح زمین کی قدر و قیمت کا اندازہ کون کر سکتا تھا۔

شادی خانہ آبادی

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آرکیٹکٹ آف لندن کے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر مبارک محمود چوہدری اور عزیزہ صائمہ احمد بنت چوہدری بشیر احمد آف ہائیل برون جرمنی کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ر جولائی ۱۹۹۷ء کو مسجد فضل لندن میں پڑھایا۔

تقریب رخصتانہ و ولیمہ مورخہ ۱۶ر اور ۱۷ر جولائی کو مسجد فضل لندن میں ہوئیں۔ ہر دو تقریبات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے خوشی اور خیر و برکت سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

امت مسلمہ کے مختلف فرقے

از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم

(قسط نمبر ۴)

بنو عباس اور باطنی تحریکات

بنو امیہ کے خلاف جو خفیہ تحریک علویوں اور عباسیوں کی طرف سے چلائی گئی تھی وہ بنو امیہ کی حکومت کے خاتمہ اور بنو عباسؓ کے اقتدار پر منتج ہوئی- اس خفیہ تحریک میں بالعموم عربوں سے دشمنی کا عنصر غالب تھا- اس تحریک کے ذریعہ مصری اور یمنی عربوں میں پھوٹ ڈلوائی گئی اور پرانی عصبیت کو زندہ کیا گیا- خراسانی عناصر کو آگے کیا گیا جس کی وجہ سے بنو امیہ یا بالفاظ دیگر عرب شکست کھا گئے اور عجمی عناصر کا اثر ورسوخ بڑھ گیا- بہر حال اس کامیابی سے نہ علوی خوش تھے اور نہ وہ عناصر جن کی توقعات پوری نہ ہوئی تھیں- اس لئے خفیہ تحریکات کا خاتمہ نہ ہوا بلکہ ان کا رخ بنو عباس کی طرف پھر گیا- چنانچہ ان عناصر میں سب سے زیادہ مؤثر فوجی انداز کی مخالفت ابو مسلم خراسانی کی تھی جس کے حامیوں کا بنو عباسؓ کی کامیابی میں بڑا مؤثر کردار تھا- ابو مسلم کا خیال تھا کہ اس کی حمایت کی وجہ سے بنو عباسؓ اس کے زیر اثر رہیں گے اور اس طرح خراسانی عناصر بڑی آسانی سے اقتدار میں اپنا حصہ حاصل کر سکیں گے- ابو مسلم خراسانی کا اسلام بھی پختہ نہ تھا- بہت سے پرانے آبائی عقائد کا اس پر گہرا اثر تھا وہ تناسخ کا قائل تھا اور بھی بہت سے خلاف اسلام عقائد وہ رکھتا تھا اس نے اپنے حامیوں میں اس تصور کا بھی اظہار کیا تھا کہ الحق الالٰھی یعنی خلافت الٰہیہ کے زیادہ حقدار عباسؓ تھے یہ الٰہی قوت عباسؓ سے ان کی اولاد میں منتقل ہوئی اور چلتے چلتے بنو عباس کے پہلے خلیفہ ابو العباس عبداللہ السفاح میں جاگزیں ہو گئی ان کے بعد خلافت کا یہ منصب الٰہی اشارہ کے تحت ابو مسلم خراسانی کے سپرد ہوا-

بنو عباس کے دوسرے خلیفہ ابو جعفر منصور نے جب دیکھا کہ ابو مسلم خراسانی اقتدار کے خواب دیکھ رہا ہے اور اس کے حامیوں کے تیور بدلے ہوئے ہیں تو اس نے ایک سازش کے تحت ابو مسلم خراسانی کو قتل کرا دیا- یہ ۱۳۷ھ کا واقعہ ہے- اس قتل کی وجہ سے ابو مسلم کے بعض حامی بپھر گئے اور خراسان کے بعض علاقوں میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی- انہی بغاوتوں میں سے ایک بغاوت سنباذ کی تھی جو منصور کے مقابلہ میں آیا لیکن بری طرح شکست کھائی اس لڑائی میں سنباذ کے قریباً ساٹھ ستر ہزار حامی مارے گئے اور چودہ ہزار قید ہوئے جن کی بعد میں گردنیں اڑا دی گئیں- لیکن یہ شورش اندر ہی اندر پنپتی رہی-

الرزامیہ

چنانچہ ابو جعفر منصور کے بعد مہدی کے عہد خلافت یعنی ۱۵۸ھ کے قریب الرزامیہ کی شورش اٹھی جو رزام نامی ایک زندیق کے پیرو تھے اور ابو مسلم خراسانی سے شدید محبت کا اظہار کرتے تھے- ان کا کہنا تھا کہ جب حق الٰہی یعنی امامت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو ملی تو ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ابراہیم الامام کو عطاء ہوئی پھر ان کے بھائی ابو العباس عبداللہ السفاح کی طرف منتقل ہوئی اور السفاح کے بعد ابو مسلم خراسانی اس کے وارث بنے- المقنعیہ فرقہ اسی الرزامیہ کی ہی شاخ ہے جن کا لیڈر اس زمانہ کے لحاظ سے ایک ماہر کیمیا دان اور شعبدہ باز ہاشم بن حکیم المروزی تھا جو المقنع کے لقب سے ہے- یہ شخص اس بات کا مدعی تھا کہ اللہ نے اس میں حلول کیا ہے اس لئے وہ خدائی طاقتوں کا مالک اور عالم الغیب ہے وہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے- خراسانی ترکستان کے پہاڑی علاقوں میں اس نے چند مضبوط قلعے بنائے اور اس کے شعبدوں کے طفیل ہزاروں پہاڑی لوگ جن میں خلجی ترک بھی شامل تھے اس کے مرید بن گئے- اس نے قتل و غارت اور چھاپے مار جنگ کی وجہ سے اردگرد کے مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنا دی تھی- کہا جاتا ہے المقنع جس قدر ذہین- ہوشیار، کیمیا دان اور شعبدہ باز تھا اسی قدر بدشکل اور کریہہ المنظر بھی تھا، چیچک کے داغوں کی وجہ سے اس کا چہرہ بڑا خوفناک اور بھیانک بن گیا تھا اس نے اپنے اس عیب کو چھپانے کے لئے ایک ریشمی رومال تیار کیا جسے وہ پبلک کے سامنے آتے وقت اپنے چہرہ پر ڈالے رکھتا اور کہتا کہ میں اپنا چہرہ اس لئے ننگا نہیں کرتا کہ کہیں لوگ میرے نور اور جلال سے جل بھن نہ جائیں- اس نے اپنے پہاڑی قلعہ پر ایسا انتظام بھی کیا تھا کہ چاند کی شکل کا ایک شعلہ پہاڑی قلعہ کی ایک طرف سے اٹھتا اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے دوسری طرف جا کر چھپ جاتا جسے قلعہ سے دور کے پہاڑی لوگ سمجھتے کہ چاند ہے کہ ان کے الٰہ کے تصرف میں ہے- بعض اوقات رات کے وقت قلعہ کے اندر روشنیاں بھی پھوٹتیں جن کے بارہ میں اس نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ اس کے جلال اور نور کا ظہور ہے- بہر حال اردگرد کے علاقوں کے ان پڑھ لیکن بہادر اور فدائی قسم کے لوگ اس کی ان شعبدہ بازیوں کی وجہ سے اس کے گرویدہ ہو گئے- وہ سب اس پر فدا ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہتے- یہ گویا کچھ عرصہ بعد اٹھنے والی حسن بن صباح کی دہشت پسند تحریک کا مقدمۃ الجیش تھا- المقنع کی تحریک کو ختم کرنے کے لئے کئی لشکر بھیجے گئے- پہاڑی علاقہ تھا اور قلعوں کی وجہ سے مقنع کا دفاع بڑا مضبوط تھا- بہر حال ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر سعید بن عمرو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہاں پہنچا سعید نے المقنع کے قلعہ کی دیوار پر چڑھنے کے لئے لوہے اور لکڑی کی دو سو سیڑھیاں بنوائیں اور قلعہ کے اردگرد کھودی گئی خندق کو پاٹنے کے لئے اس نے ملتان کے علاقہ سے دس ہزار بھینسوں کی کھالیں منگوائیں جنہیں ریت سے بھر کر خندق میں پھنکوایا گیا تاکہ ان کے اوپر سے فوجیں گزر سکیں- غرض چودہ سال کی مسلسل اور شدید جنگ کے بعد المقنع کے زور کو توڑا جا سکا- المقنع نے جب دیکھا کہ اب اس کا بچنا مشکل ہے تو وہ اپنے تیار کردہ ایک "تیزابی محلول" کے حوض میں ڈوب مرا جس میں اس کا جسم تحلیل ہو کر نابود ہو گیا- جب مسلمان فوجیں قلعہ میں داخل ہوئیں تو المقنع کا وہاں نام و نشان بھی نہ تھا اس کے اس طرح غائب ہو جانے کو اس کے متبعین نے اس کا معجزہ سمجھا اور وہ یہ ماننے لگے کہ المقنع آسمان پر چڑھ گیا ہے شکست کے بعد اس کے حامیوں میں سے تیس ہزار نے امان طلب کی اور باقی ہزاروں مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے-

المقنع کا دعویٰ تھا کہ وہ ایسا الٰہ ہے جو آدم اور دوسرے انبیاء میں منتقل ہوتے ہوئے ابو مسلم خراسانی میں آیا اور اب اس کی شکل میں دنیا پر جلوہ گر ہوا ہے اس کا کہنا تھا کہ "انّما انتقل فی الصور المختلفة لانّ عبادی لا یطیقون رؤیتی و من رأنی احترق بنوری" کہ میں مختلف صورتوں میں منتقل ہوتا رہا ہوں تاکہ لوگ مجھے دیکھ سکیں کیونکہ میرے بندے یہ طاقت نہیں رکھتے کہ وہ میری حقیقی شکل میں مجھے دیکھ سکیں- اگر کوئی میرا جلوہ دیکھ لے تو میرے نور کی وجہ سے جل جائے- اس نے اپنے پیرووں کو ہر قسم کی آزادی دے رکھی تھی- وہ کہا کرتا تھا کہ میری اطاعت کے بعد نہ کسی نماز روزہ کی ضرورت ہے اور نہ محرمات سے بچنے کی-

اس کے پیرو اباق اور خلجی ترک تھے- یہ لوگ اپنی آبادیوں میں مسجدیں بناتے ان میں مؤذن رکھتے جو وقت پر آذان دیتے لیکن نماز پڑھنے کوئی نہ آتا اور اگر کوئی غیر مقنعی ان کی بستیوں میں آجاتا اور مؤذن اس کو نہ دیکھ پاتا یعنی آذان کا وقت نہ ہوتا تو وہ اسے قتل کر دیتے-

الخرمیہ

۲۰۱ھ میں جبکہ المعتصم عباسی خلیفہ تھا خراسان کے علاقہ آذربیجان اور طبرستان میں ایک اور بغاوت اٹھی- اس بغاوت کا قائد بابک خرمی تھا وہ بڑے بھاری لشکر کے ساتھ مقابلہ کے لئے آیا- خلیفہ المعتصم نے اس سے لڑنے کے لئے متعدد لشکر بھیجے، ہزاروں لوگ مارے گئے لیکن کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی- عباسی لشکر شکست کھا کر پسپا ہوتے رہے- یہ لڑائیاں قریباً بیس سال تک جاری رہیں آخر عباسی حکومت کے قابل جرنیلوں افشین- محمد بن یوسف التغری اور ابو دلف العجلی کی متحدہ کوششوں سے بڑے خون ریز معرکوں کے بعد ۲۲۳ھ میں کامیابی حاصل ہوئی بابک خرمی اور اس کا بھائی اسحاق پکڑے گئے اور بنو عباس کی مشہور چھاؤنی سر من رای میں دونوں کو پھانسی دے دی گئی-

بابک خرمی کے ماننے والے خرمیہ کہلاتے تھے- مجوسیوں کی طرح بہت سے محرمات کی اباحت کے قائل تھے- مثلاً بہنوں اور پوتیوں سے نکاح جائز سمجھتے تھے- قدیم مصری اور سیریانز بابلی اور قدیم ایرانی تہذیب میں تحفظ نسل و خاندان کی خاطر بہن بھائی کی شادی کو عیب نہیں سمجھا جاتا تھا- ہسٹری آف سیریا (تاریخ شام آف فلپ ہٹی- ترجمہ بنام تاریخ شام صفحہ ۳۰۳) اسی طرح بیویوں کے تبادلہ کے بھی قائل تھے- المعتصم کا فوجی جرنیل افشین بھی خرمی تحریک سے متاثر تھا اور اسی کے تسامح کی وجہ سے جنگ نے اتنا طول کھینچا تھا چنانچہ شکایت ہونے پر جب تحقیق کی گئی تو حقیقت کا پتہ چلا اور اس الزام میں المعتصم نے افشین کو قتل کرادیا-

البرامکہ اور باطنی تحریک

کہا جاتا ہے کہ البرامکہ بھی باطنی تحریک کی طرف مائل اور مجوسی نظریات سے متاثر تھے- انہوں نے مختلف مساجد میں بخور جلانے کے لئے انگیٹھیاں بنانے کی تحریک چلائی اور ہارون الرشید کو ترغیب دی کہ وہ خانہ کعبہ میں بھی ایک بہت بڑی بھٹی تعمیر کرائیں جس میں ہر وقت بخور عود اور دوسری مختلف خوشبوئیں جلتی رہیں- چنانچہ علامہ بغدادی برامکہ کی ان خفیہ مساعی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کانت البرامکة قد زیّنو للرشید ان یّتخذ فی جوف الکعبة مجمرة یتبخّر علیها العود ابداً فعلم الرّشید انّهم ارادوا من ذالك عبادة النّار فی الکعبة و ان یصیر الکعبة بیت النّار فکان ذالك احد اسباب قبض الرّشید علی البرامکة" (الفرق صفحہ ۲۱۶) یعنی برامکہ نے کوشش کی کہ رشید اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ خانہ کعبہ کے اندر خوشبو جلانے کی ایک بھٹی بنائی جائے جس میں بخور اور عود ہمیشہ جلتی رہا کرے- ایک طرح سے ان کی یہ کوشش تھی کہ کعبہ میں آگ کی پوجا کی کوئی صورت نکل آئے- رشید نے برامکہ پر جو سختیاں کیں ان کی وجوہات میں سے ایک وجہ برامکہ کی یہی خطرناک کوشش تھی جس کا رشید نے نوٹس لیا-

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک احمدی گھرانے کو زبردستی گاؤں سے نکال دیا گیا

حکومت خاموش تماشائی بنی دیکھتی رہی

(پریس ڈیسک): چک نمبر ۳۶ جنوبی سرگودھا کے ایک احمدی رزاق محمود صاحب جو سرگودھا ضلع کے ناظم اصلاح وارشاد بھی ہیں کے خلاف گھر پر ڈش انٹینا لگانے کی وجہ سے نیز تبلیغ کے جرم میں گاؤں کے مولوی نے سخت اشتعال پھیلا دیا۔ مولوی نے مقامی مسجد میں اشتعال انگیز خطبہ دے کر لوگوں کو اس قدر بھڑکایا کہ وہ نماز کے بعد مشتعل ہو کر ان کے گھر پر حملہ کرنے کے لئے نکلے۔ اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ وہ گھر کے اوپر نصب شدہ ڈش انٹینا توڑ دیں گے۔ گاؤں کے ایک سرکردہ شخص محمد ریاض صاحب ذیلدار جو متعصب تو ہیں مگر اس موقعہ پر لوگوں کو سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ گھر پر حملہ نہ کیا جائے البتہ فیصلہ کیا گیا کہ رزاق محمود صاحب کو گاؤں بدر کر دیا جائے۔ مورخہ ۴؍اگست ۱۹۹۷ء کو ان لوگوں نے رزاق محمود صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہم دو سال سے تمہاری تبلیغی کارروائیاں دیکھ رہے ہیں اب ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ تم گھر سے ڈش انٹینا اتار دو اور ایک ہفتہ تک گاؤں چھوڑ دو۔ اگر تم نے خود گاؤں نہ چھوڑا تو ہم تمہیں زبردستی نکال دیں گے۔

اردگرد کے بااثر احمدی زمینداروں کی کوششیں بھی کامیاب نہ ہوئیں۔ چنانچہ مورخہ ۱۲؍اگست کو رزاق محمود صاحب گاؤں چھوڑ کر ربوہ آگئے۔ اس تمام واقعہ کے بارہ میں حکومت کے اہل کار خاموش رہے۔

احباب جماعت اپنے پاکستانی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو راہ مولیٰ میں تمام مشکلات کو بڑی ہمت اور استقامت سے برداشت کر رہے ہیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالم اور شرپسند ملاؤں سے ملک کے شریف النفس عوام کو نجات بخشے اور ظالم جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچیں۔

☆......☆......☆

Watch Huzur everyday on Intelsat
Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are available
Zee TV Authorised Agent
>SUPER OFFER<
Wanted: if you are interested to work with us just call or fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

لوائے احمدیت

۱۹۳۹ء میں تین خوبصورت اور حیرت انگیز اتفاقات اکٹھے ہوگئے- پہلا یہ کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے قیام کو ۵۰ سال پورے ہوئے-دوسرا حضرت مصلح موعودؓ کی عمر مبارک ۵۰ سال ہوئی اور تیسرا یہ کہ خلافتِ ثانیہ کے ۲۵ سال پورے ہوئے- ان خوشیوں کو شان و شوکت سے منانے کا اہتمام کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے قریباً ۲۵ تجاویز پیش کیں جن میں سے ایک "لوائے احمدیت" تیار کرنے کی بھی تھی- حضرت مصلح موعودؓ نے اس تجویز کو منظور فرماتے ہوئے خصوصی ہدایات سے نوازا- چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب و صحابیات نے عطایا پیش کر کے ۱۳۰ روپے کی رقم جمع کی- حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ ونجواں ضلع گورداسپور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ارشاد کی تعمیل میں کپاس کا کچھ بیج اپنے ہاتھ سے بویا، تیار ہونے پر چُنا، صحابیات سے دھنوا کر اسے کتوایا اور پھر سوت لاکر حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں پیش کیا- بعد ازاں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ سیکرٹری خلافت کمیٹی نے پیغام بھیج کر حضرت میاں صاحبؓ سے آپکی کاشت کردہ روئی میں سے باقی بچی ہوئی روئی حضرت بھائی عبدالرحمان صاحبؓ کے ذریعے منگوالی جسے حضرت سیدہ ام طاہرؓ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے دارالمسیح میں صحابیات سے کتوایا اور پھر صحابہؓ نے قادیان اور تلونڈی میں اس سوت سے کپڑا بنا- ان صحابہؓ میں حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ دری باف بھی شامل تھے-

لوائے احمدیت کا طول ۱۸ فٹ اور عرض ۹ فٹ ہے- اور اس سیاہ رنگ کے پرچم کے درمیان میں منارۃ المسیح، ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل سفید رنگ میں بنی ہوئی ہے- اسے لہرانے کیلئے قادیان کے جلسہ گاہ میں اسٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ پانچ فٹ چبوترہ بنا کر ۶۲ فٹ اونچا آہنی پول نصب کیا گیا-

۲۸ دسمبر ۳۹ء کو ۲ بج کر ۴ منٹ پر سیدنا مصلح موعودؓ نے "لوائے احمدیت" لہرایا- اس سے قبل اسٹیج کا سائبان اتار دیا گیا تاکہ احباب واضح طور پر تقریب کا مشاہدہ کر سکیں- اس موقعہ پر حاضرین حضورؓ کے ساتھ ساتھ اس دعا کا ورد کرتے رہے ﴿ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم﴾- لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد سب احباب نے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا:

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اور احمدیت کے قیام، اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے"- آمین-

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق جھنڈے کی حفاظت کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۲ خدام مقرر کئے اور اگلے روز نماز جمعہ کے بعد یہ جھنڈا دو ناظران کے سپرد کر دیا گیا اور اسے ایسے تالہ میں رکھا گیا جس کی دو چابیاں تھیں اور دونوں ناظران مل کر تالہ کھول سکتے تھے- "المحراب کراچی ۱۹۹۱ء" کی مدد سے تحریر کردہ مکرمہ صائمہ مریم ثمر صاحبہ کا یہ مضمون ماہنامہ "مصباح" جون ۹۷ء میں شائع ہوا ہے-

-......☆......☆......☆......-

حضرت فاطمہ بی بی صاحبہؓ
حرم اول حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاول کی حرم اول حضرت فاطمہ بی بیؓ صاحبہ کا تعلق بھیرہ کے مشہور مفتیوں کے خاندان سے تھا اور آپؓ کو بھی اپنے بزرگ خاوند کی پیروی میں ابتداء میں ہی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی- آپؓ کا مختصر ذکرِ خیر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۷ جون میں شاملِ اشاعت ہے-

حضرت فاطمہ بی بیؓ صاحبہ ۱۸۹۳ء میں قادیان آ بسیں- آپؓ سے حضورؓ کو اللہ تعالیٰ نے کئی بچے عطا کئے لیکن اکثر بچپن میں ہی فوت ہوتے رہے- بعض بچوں کی وفات پر حضرتِ اقدسؑ نے تعزیتی مکتوب بھی تحریر فرمائے- آپؓ کی ایک بیٹی حفصہؓ کی شادی حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ سے ہوئی- آپؓ کو حضور علیہ السلام اور حضورؑ کے بچوں سے بہت عقیدت اور پیار تھا چنانچہ آپؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو بیٹا بنایا ہوا تھا- حضورؑ بھی آپؓ پر خصوصی شفقت فرماتے چنانچہ آپؓ کی آخری بیماری میں مزاج پرسی کے لئے آپؓ کے گھر بھی تشریف لے جاتے رہے- اور آپؓ کی وفات کے بعد، جو ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو قادیان میں ہوئی، حضرت مسیح موعودؑ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کی بیٹی کے گھر جاکر تعزیت بھی فرمائی-

-......☆......☆......☆......-

قبولِ اسلام کی داستان

مجلس انصار اللہ امریکہ کے سہ ماہی رسالہ "النحل" بہار ۹۷ء میں محترم اکبر تشاکا احمدی صاحب اپنی قبولِ اسلام کی داستان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ۱۱ اگست ۳۹ء کو اٹلانٹک سٹی کے ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوا اور اٹلانٹک سٹی میں ہی اپنی تعلیم مکمل کی- ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک کتب فروش کے پاس "صوفی ازم" کے بارے میں چند کتب خرید رہا تھا جب میری نظر کچھ دور رکھی ہوئی ایک کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" پر پڑی جس پر تحریر تھا کہ یہ کتاب احمدیہ مسلم جماعت کے بانی کی تصنیف ہے- چونکہ میں نے احمدیت کا نام پہلے کبھی نہیں سنا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ یہ کسی بہت پرانے مذہب کا نام ہے- جب میں نے کتاب کھول کر دیکھی تو اندر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصویر چسپاں تھی- تصویر دیکھ کر میں مبہوت ہو گیا کیونکہ میری نظر سے اس سے پہلے کبھی کوئی ایسا شخص نہیں گزرا تھا جس کی تصویر اس کی روحانیت کی ایسی وضاحت کے ساتھ ترجمانی کرتی ہو- جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو گویا ایک قیمتی خزانہ مجھے حاصل ہو گیا اور میرے پاس موجود اسلام کے بارے میں تمام کتب اس کے مقابلے میں ہیچ محسوس ہوئیں- چنانچہ میں نے کتاب پر دیئے گئے پتہ (احمدیہ مشن واشنگٹن ڈی-سی) پر خط لکھ کر کتب کی فہرست منگوائی - فہرست میں بیشمار کتب دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی خصوصاً حضرت مسیحؑ کے بارے میں کتب کی تفصیل پڑھ کر-

پھر مجھے پتہ چلا کہ نیویارک میں بھی ایک مسجد ہے چنانچہ میں واشنگٹن خط و کتابت کرنے کے بجائے ایک جمعہ کے روز مسجد چلا گیا- لیکن چونکہ مسجد کا پورا پتہ موجود نہیں تھا اس لئے اسی گلی میں باوجود تلاش کے نماز جمعہ سے قبل مسجد میں نہ پہنچ سکا- جب میں نے ایک جگہ سے بہت سے لوگ نکلتے ہوئے دیکھے تو میں نے ان کے پاس پہنچ کر سلام کیا اور کتب خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا- انہوں نے مجھے بڑی محبت سے خوش آمدید کہا اور کتب خریدنے میں میری نہایت عمدگی سے مدد کی-

جب میں نے بعض کتب پسند کر کے خرید لیں تو برادرم عمر بلال ابراہیم نے ایک کتاب مجھے دیتے ہوئے کہا کہ اس کتاب کو وہ میرے لئے خرید رہے ہیں- ان کی اس بات نے مجھے بے حد متاثر کیا- وہ کتاب حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف تھی "اسلام اور دیگر مذاہب کا موازنہ"- اور اس کتاب کو پڑھ کر میں احمدیت کی سچائی اور حسن کو قبول کئے بغیر نہ رہ سکا- جب میں دوبارہ مسجد گیا تو وہاں برادر نورالدین عبداللطیف سے ملاقات ہوئی جو ایک چلتی پھرتی لائبریری تھے- انہوں نے مجھے کئی کتب عاریۃً دیں جن کو پڑھنے کے بعد جلد ہی بیعت کر کے میں جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو گیا- یہ بات اہم ہے کہ تحقیق کرنے والوں کے لئے جماعت احمدیہ کا طرز عمل نہایت ہمدردانہ اور سہل ہے-

-......☆......☆......☆......-

شکستِ یاس

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے نئے مجموعہ کلام کا نام ہے "شکستِ یاس"- اس سے پہلے آپکے جو مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں وہ ہیں "بکھرے ہوئے موتی"، "شہرِ دعا" اور "ندائے درد"- نئے مجموعہ کلام کے بارے میں مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا تبصرہ ماہنامہ "مصباح" جون ۹۷ء میں شاملِ اشاعت ہے- اس مجموعہ کلام سے چند منتخب اشعار ملاحظہ فرمائیں

اک ذرا توحید کے مرکز سے ہٹ کر دیکھنا
پوجنے پڑتے ہیں تم کو کتنے پتھر دیکھنا

اس طرف خودداری عشق، اس طرف تمکینِ حسن
کچھ تو منزل دور ہے، کچھ دور ہیں منزل سے ہم

وہ پاس ہیں یہ تصور میں آ نہیں سکتا
وہ دور ہوں تو تصور میں آنے لگتے ہیں

وہ رگِ جاں سے بھی نزدیک ہے از روئے یقیں
کاش توفیق ملے میں رگِ جاں تک دیکھوں

لبِ نازک پہ ہے جنبش کا گماں
مجھ سے کچھ تم نہ کہا ہو جیسے

اس کے معصوم یتیموں کا کیا کس نے خیال
لاش پر بیٹھ گئے اشک بہانے کتنے

-......☆......☆......☆......-

امیر ضلع بہاولنگر (پاکستان) کا انٹرویو

روزنامہ "الفضل" ربوہ نے پوسٹل انٹرویو کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے چنانچہ ۷ جولائی ۹۷ء کے شمارہ میں محترم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر کا انٹرویو شاملِ اشاعت ہے- آپ ۶۲ء سے اس عہدہ پر خدمت بجالا رہے ہیں نیز فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھی شامل ہیں اور ۷۴ء سے ۹۰ء تک سٹینڈنگ کمیٹی برائے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے رکن بھی رہے ہیں-

مکرم رانا صاحب ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے- جب آپ کے والد محترم چودھری احمد خاں صاحب کو ریاست بہاولپور میں اراضی الاٹ ہوئی تو یہ گھرانہ ۲۷ء میں نقل مکانی کر کے ضلع بہاولنگر کے ایک گاؤں میں آکر آباد ہو گیا- ابتدائی تعلیم کی تحصیل کے بعد ۳۷ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوگئے- گریجوایشن آپ نے تعلیم الاسلام کالج لاہور سے کی- آپ کالج کے کشتی رانی کی ٹیم کے کپتان اور کالج یونین اور ہاسٹل یونین کے نائب صدر بھی رہے-

-......☆......☆......☆......-

ہمیں موصول شدہ دیگر جرائد میں ہفت روزہ "بدر" قادیان کے چند شماروں کے علاوہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا ماہنامہ "الہدیٰ" جون ۹۷ء، جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ کا ماہنامہ "البصیرت" جون ۹۷ء شامل ہیں-

☆......☆......☆

جلسہ سالانہ قادیان ۹۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۱۸-۱۹-۲۰ (جمعرات - جمعہ - ہفتہ) فتح ۱۳۷۶ ہش (دسمبر ۱۹۹۷ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں- اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا بھی کریں-

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 : 081 553 3611

HOLZBAU - DEIMINGER
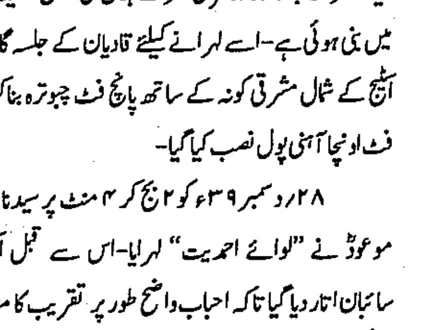
MASSIV - HOLZ - HAUS
Energiesparend - Umweltfreundlich
Biologisch
Wir bauen MASSIV - HOLZHÄUSER nach Ihren Wünschen und planen in jeder Form und Größe
- Schlüsselfertige Häuser
- Ausbauhäuser
- Niedrigenergiehäuser
Rufen Sie an, wir beraten Sie.
VERTRIEB / Im- u. Export
Farroq Ahmed Wirk
Isarstr. 66
Tel.: 0941 / 449421
Fax.: 09461 / 943525
93057 Regensburg

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
19/9/97 - 25/9/97

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 19th September 1997
16 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog - History of Ahmadiyyat (Part) 13(R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 35 (22.6.94)(Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: Anwar Nadeem Alvi Kay saath aik shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 25
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Programme
15.00	Mulaqat With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Huzoor (R)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service:1) Ihre Fragen 2) Wilkommen in Deutchland "Dinosaurierfreilicht"
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters :Gum & Teeth Problems - Part 2
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Mulaqat With Huzoor

Saturday 20th September1997
17 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production: Response To Phil Arms, A Christian Priest By: M.A. Cheema - Part 19
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 25
05.00	Mulaqat With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters :Gum & Teeth Problems - Part 2
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	Speech
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner: Trip to Salt Refinery - with Waqfeen-e-Nau
19.00	German Service: 1) International Volleyball Tirnier 2) Der Diskussionskreis "LIFESTYLE, MODE, ZEITSCHRIFTEN"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Class (R)
23.30	Learning Chinese

Sunday 21st September 1997
18 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Trip to Salt Refinery - with Waqfeen-e-Nau
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - 'Tech Talk'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Class -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Trip to Salt Refinery - with Waqfeen-e-Nau
07.00	Friday Sermon By Huzoor -
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Physical Fitness
19.00	German Service 1) Physik "Berechtigunug der geshwingidkeit" 2) Ein Treff in Köln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi :
21.30	Dars-ul-Quran (No. 14) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

Monday 22nd September 1997
19 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Physical Fitness
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking friends(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner :physical Fitness
07.00	Dars-ul-Quran (No. 14) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi :
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports - Marathon Walk - 8.1.95
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service: 1) Begegnungen mit Huzoor. 2)Mach mit "ROSOTO" "NUDEL MIT GEMÜSE"
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

Tuesday 23rd September 1997
20 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports: Marathon Walk - 8.1.95
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service: 1)Kinder Lernen Namaz 2)Der weg zum Islam Presen. By Weisbaden Region.
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 24th September 1997
21 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Quiz Programme :Seerat Hadhrat Khalifatul Masih IV - Nasirat-ul-Ahmadiyya Noshaira VS Shahtaj - Part 2
07.30	Speech
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service: 1) Lajna Ijtema '97, Amir Sahib Rede 2)Bücherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah :Doughnuts
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

Thursday 25th September 1997
22 JAMADI AL AWWAL

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon By Huzoor - 12.1.96
08.00	Quiz Prog: History of Ahmadiyyat - Part 14
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Al Maidah: Doughnuts
11.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 36 (13.7.94) - Part 1
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service: 1) Nasirat Grips 2) MTA Vatic'te Krankenhaus II 3)Bücherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira - Obaidullah Aleem kay saath nik shaam
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
Friday Sermon
Mulaqat with French/Urdu Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Dars-ul-Quran

Programmes in Different Languages

Everyday	German, Bengali & Indonesian
Sunday	Albanian
Monday	Turkish
Tuesday	Norwegian
Wednesday	French /Swahili
Thursday	Russian / Bosnian

Other Regular Features

Monday	
MTA Sports at	11.00
Rohani Khazaine at	21.00
Tuesday	
Medical Matters at	11.00
Hamari Kaenat at	21.00
Hikayat -e-Shereen at	23.30
Wednesday :	
Al-Maidah at	21.00
Thursday :	
Canadian Horizon at	02.00
Bazm-e-Moshaira at	21.00
Friday :	
Computers For Everyone at	04.00
Medical Matters at	20.30
Saturday :	
MTA USA Productions at	02.00
Sunday :	
Canadian Desk at	02.00
Bait Bazi at	21.30

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 | Friday, September 19, 1997 | No. 38

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

لاہور کے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" کے مدیر مسئول حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب نے اپنے رسالہ کی اشاعت ۲۳ تا ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء میں حسب ذیل اداریہ سپرد قلم فرمایا ہے:

توہین رسولؐ کی شرمناک جرأت

پاک پتن میں شرک وبدعت کی طوفانی آندھیاں

آج ۱۴ مئی کے اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں زمانہ حال کے مشرکین کی عقل وذہنیت کا ماتم یوں کیا گیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

بہشتی دروازہ کھل گیا
دروازے سے گزرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے لمبی قطاریں لگ گئیں

پاک پتن (نمائندہ جنگ): حضرت بابا فرید مسعود گنج کے سالانہ عرس کی تقریبات اس وقت نقطہ عروج کو پہنچ گئیں جب سجادہ نشین دیوان مسعود نے درگاہ کے بہشتی دروازہ کی رسم قفل کشائی کا افتتاح کیا۔ دروازہ کھلتے ہی بہشتی دروازہ کی قفل کشائی سے قبل ملک وقوم کی سلامتی، خوشحالی، ترقی، مقبوضہ مسلم علاقوں کی بازیابی، آزادی کشمیر اور سربلندی اسلام کے حق میں خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ اس موقع پر صوبائی وزیر، علماء، مشائخ اور سول و قومی حکام اور زائرین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

رسم قفل کشائی کے بعد بہشتی دروازہ سے زائرین گزرنا شروع ہو گئے۔ اس سلسلہ میں نظم وضبط برقرار رکھنے کے لئے آہنی پائپوں کے درمیان زائرین کی قطار بنائی گئی تھی۔ یہ طویل قطار درگاہ کے باہر چوک نگینہ سے شروع ہوتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پہلی رات کے دوران ایک لاکھ زائرین بہشتی دروازہ سے گزرے ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۱۴ مئی ۱۹۹۷ء)

زمانہ حال میں مشرکین کا بہشتی دروازہ کھولنے والا پروگرام قارئین پڑھ چکے ہیں۔ ان لوگوں کی عقل، ذہنیت اور پھر حب رسولؐ کا اندازہ کیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

" عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انا اکثر الانبیاء تبعاً یوم القیامة وانا اول من یقرع باب الجنة. و عنه قال قال رسول الله ﷺ اتی باب الجنة یوم القیامة فا ستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد ﷺ فیقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك" (رواه مسلم)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت کے دن میری امت تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہو گی۔ میں سب سے پہلا ہوں گا جو بہشتی دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ اور فرمایا حضور ﷺ نے میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ بہشتی دروازہ کھولنے کا حکم کروں گا۔ بہشتی درازہ کا دربان کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمدؐ (ﷺ) پس بہشتی دراوزہ کا دربان کہے گا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپؐ سے پہلے کسی کیلئے بہشتی درازہ نہ کھولوں"

ان ارشادات عالیہ میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ بہشتی دروازہ کھلوانا اور کھولنا میرا خاص اعزاز ہے۔ یہ شان اور شرف میرے سوا کسی کو نہیں بخشا گیا۔

یہ جعلی بہشتی دروازہ جو ماہ محرم میں کھولا جاتا ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر ہر ایمان دار مسلمان انصاف کرے کہ پاکستان میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کا یہ کھیل "نادان دوستی" کا کتنا "عجیب وغریب" منظر ہے۔ اور انتظامیہ کا زائرین سے اپیل کرنا کہ وہ عرس کے دوران شریعت اسلامیہ کو ملحوظ رکھیں۔ یہ ان کی عقل وایمان کا جنازہ ہے۔ ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ تمہارے عرسوں اور بہشتی دروازہ سے شریعت اسلامیہ کو کیا نسبت ہے آپکے جو علماء اور مشائخ عرسوں میں شریک ہوتے ہیں ان سے پوچھ کر ہی بتایئے کہ شریعت میں عرسوں اور بہشتی دروازوں کا کوئی وجود ہے؟

شریعت اسلامیہ میں تو یہ سب کچھ شرک ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے "ان الشرك لظلم عظیم" (پ: ۲۱) دعا ہے کہ الله رب العزت ان مشرکین کو عقل سمجھ اور حب رسول ﷺ کا صحیح جذبہ عنایت فرمائے۔ آمین"۔

فرعون وقت کی ناصیہ فرسائی

معزز قارئین آپ نے عبدالقادر روپڑی صاحب کا پرزور اور دندان شکن اداراتی نوٹ ملاحظہ فرمایا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جناب روپڑی صاحب اور ان کے ہم نوا اہل حدیث علماء حقیقتاً توحید سے سرشار ہیں اور ان کیلئے ناقابل برداشت ہے تو انہوں نے کراچی سے خیبر تک پھیلے ہوئے 'توہین رسولؐ' کے مرتکب کروڑوں 'مشرکوں' کو **دائرہ اسلام سے خارج کرانے کی تحریک کیوں نہیں اٹھائی اور وہ کیوں ۱۹۴۷ء سے اب تک ان کی تعداد سے مشرکانہ حد تک خائف اور لرزہ براندام ہیں؟**۔

ان نمائشی توحید پرستوں کا تو یہ عالم ہے کہ انہوں نے دنیا بھر کی واحد مؤحد اور خالص توحید کی علمبردار اور شرک وبدعت سے بیزار جماعت۔ جماعت احمدیہ کے خلاف قانون بنانے کے لئے انہی "مشرکوں" سے مکمل سازباز کر لی اور **فرعون وقت** کی ناصیہ فرسائی تک سے دریغ نہ کیا۔ لاہور کے رسوائے عالم رسالہ چٹان مورخہ ۷ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۴ء نے صفحہ ۷، ۸ پر اہل حدیث تاریخ کا یہ سیاہ ترین ورق ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کر دیا ہے۔ اس رسالہ میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ جو وفد اس سلسلہ میں ضیاء کی قدم بوسی کے لئے گیا اور جس میں شامل ایک عالم دین نے اس کے منحوس قلم کو یادگار یعنی تبرک کی غرض سے حاصل کرنے کے لئے کاسہ گدائی پیش کیا اس کے ایک ممبر **"مولانا عبدالقادر روپڑی"** بھی تھے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان حضرات کے دعویٰ توحید کے حقیقی خدوخال حضرت مسیح موعودؑ کے درج ذیل اشعار سے خوب نمایاں ہو جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے
کیا یہی توحید حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا

☆......☆......☆......☆

بقیہ۔ خاتم النبیین کے اجماعی معنے
از صفحہ نمبر ۱۲

دیکھا، کیسے ہر مذہب کے پیرو اپنے دین کو افضل اور اعلیٰ قرار دیتے ہیں۔ پس خاتم النبین کے معنی "تمام نبیوں کو ختم کرنے والا" کئے جائیں تو خود نبی کریم ﷺ کی ہتک اور امت اسلام کی ایک قسم کی ذلت کا موجب ہیں کیونکہ ان معنوں سے لازم آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گویا اعلان فرما دیا کہ میری امت میں سے کسی کو نبوت کا اعلیٰ منصب نصیب نہ ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ وہ صدیق کا درجہ حاصل کر سکیں گے اور یہ کوئی ایسا درجہ نہیں جسے دوسری امتوں کے مقابل فخر کے ساتھ پیش کیا جا سکے، کیونکہ دوسری امتوں میں بھی شہید اور صدیق بکثرت ہوئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

" والذین آمنو بالله ورسله اولئك هم الصدیقون والشهداء عند ربهم"۔ (الحدید آیت ۱۹)۔ کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ خدا کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں"۔

ایک دفعہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو ان کے پاس بیٹھے تھے فرمایا: کلکم صدیق و شهید" کہ تم میں سے ہر ایک صدیق اور شہید ہے۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "کل مؤمن صدیق و شهید" (الدر المنثور الجزء ۶ صفحه ۱۷۶)۔ کہ ہر مومن صدیق اور شہید ہے۔

پس خدارا غور کیجئے کہ خاتم النبین کے یہ معنے حضور ﷺ کی کس شان کا اظہار کرتے ہیں جبکہ دوسرے انبیاء کی امتوں میں کئی تابع نبی مبعوث ہوئے اور آنحضرت ﷺ کا کوئی امتی اس درجہ کو حاصل نہ کر سکا۔

۹۔ اگر "تمام انبیاء کو ختم کرنے والا" کا یہ مطلب لیا جائے کہ نبی کریم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے جو شریعت کاملہ عطا فرمائی تھی اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء سابقین کی شرائع کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب آئندہ ان شرائع پر عمل کرنا جائز نہیں ہو گا صرف شریعت اسلام ہی کی پیروی ضروری ہو گی اور چونکہ یہ شریعت کامل بھی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ بھی خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے اس لئے کسی نئی شریعت کے اترنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تو اس مطلب کی رو سے کوئی ایسا نبی تو نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے اور نبی کریم ﷺ کا امتی نہ ہو لیکن ایسا نبی جو اسی شریعت سے فیضیاب ہو اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی برکت سے ہی اس کو نبوت کے منصب پر فائز کیا گیا ہو اسے اسلام اور امت اسلام کے احیاء کے لئے مبعوث کیا گیا ہو آسکتا ہے اور اس کے آنے میں کوئی شرعی روک نہیں ہے۔

۱۰۔ ہم کہتے ہیں کہ نئی شریعت کی انتظار عبث ہے کیونکہ شریعت اسلام کامل ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی اور نقص نہیں ہے۔ فرمایا: "الیوم اکملت لیکم دینکم" (سورہ المائدہ آیت ۴) کہ ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔

اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ وہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ فرمایا: " انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون" (سورہ الحجر آیت ۹) کہ ہم اس کے محافظ ہیں۔ لیکن ایسی کامل اور محفوظ شریعت کی موجودگی میں بھی نبی کا وجود انسان کے لئے وقتاً فوقتاً ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی قدرت کے نشان دکھائے جن سے دلوں میں نئی زندگی اور تازہ ایمان پیدا ہو۔ تعلیم الہٰی کو وضاحت سے بیان کرے اور ہر موقع پر راہنمائی فرمائے۔ جو اختلاف پیدا ہوں ان کا فیصلہ کرے اور اتحاد واتفاق کی روح پھونکے۔ پاک اور نیک نمونہ پیش کر کے لوگوں کو بھی پاکباز اور متقی بنائے۔ غفلت اور سستی جو قوم میں پائی جاتی ہو دور کرے۔ چونکہ وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے وہ اپنی دعاؤں کی برکت سے انہیں روحانی و ظاہری ترقی کے راستہ پر گامزن کرے اور کامیاب بنائے۔

آیئے غور کریں کہ کلیۃً نبوت کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے۔

(ماخوذ از حقانیت احمدیت صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۷)

الفضل انٹرنیشنل کے خریداروں سے گزارش ہے کہ دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت AFC کا حوالہ نمبر ضرور دیا کریں

☆☆☆☆

کیا آپ نے اپنا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُم تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔